

آیات تا

ذوالقرنین کا تعارف

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْقُرْنَيْنِ	اور اے نبی! وہ آپ سے سوال کرتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں
قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۸۲	فرمائیے میں سناتا ہوں تمہیں اُس کی کچھ داستان۔
إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ	بے شک ہم نے اُسے اقتدار بخشا تھا زمین میں
وَأَتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۳	اور ہم نے دیا تھا اُسے ہر طرح کا ساز و سامان۔

ان آیات میں ذوالقرنین کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔ وہ ایک نیک اور عادل بادشاہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے مال و اسباب سے نوازا تھا۔ پھر انہوں نے نیکی اور عدل کے نظام کی توسیع کے لیے اطراف کے ممالک کی طرف مہم جوئی کا منصوبہ بنایا۔ اگلی آیات میں اُن کی تین مہمات کا تذکرہ ہے۔ دورِ حاضر کے مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذوالقرنین ایران کے بادشاہ کیخسرو کا لقب ہے جن کا زمانہ عروج تا ق م ہے۔ انہوں نے فارس کی دو ریاستوں میڈیا اور پارس کو متحد کر کے عظیم ایرانی ریاست قائم کی۔ دو ریاستوں کو متحد کرنے کی مناسبت سے اپنے تاج میں دو سینگ لگوائے۔ اسی لیے اُن کا لقب ذوالقرنین ہے یعنی "دو سینگوں والا"۔

آیات تا

ذوالقرنین کی دو مہمات کا ذکر

فَاتَّبَعْ سَبَبًا ۝۸۴	پھر وہ پیچھے پڑا مزید مال و اسباب کے۔
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ	یہاں تک کہ وہ پہنچا سورج کے غروب ہونے کی جگہ پر

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ	اُس نے پایا اُسے کہ وہ غروب ہو رہا ہے ایک دلدلی چشمہ میں
وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا	اور پایا اُس کے پاس ایک قوم کو
قُلْنَا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ	ہم نے کہا اے ذوالقرنین!
إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ	یا تو تم انہیں سزا دو
وَأِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿۱۶﴾	اور یا تم اختیار کرو اُن کے ساتھ بھلائی۔
قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ	کہا ذوالقرنین نے جس نے ظلم کیا تو ہم ضرور اُسے سزا دیں گے
ثُمَّ يَرْدُّهُ إِلَىٰ رَبِّهِ	پھر اُسے لوٹایا جائے گا اُس کے رب کی طرف
فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا يُكَذِّرُ ﴿۱۷﴾	تو وہ اُسے عذاب دے گا بڑا ہی برا عذاب۔
وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	اور جو ایمان لایا اور اُس نے عمل کیا اچھا
فَلَهُ جَزَاءُ الْحُسْنَىٰ	تو اُس کے لیے ہو گا بدلہ بہت ہی اچھا
وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۱۸﴾	اور عنقریب ہم حکم دیں گے اُسے اپنے معاملہ میں آسان۔
ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ﴿۱۹﴾	پھر وہ پیچھے پڑا مزید مال و اسباب کے۔
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ	یہاں تک کہ وہ پہنچا سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ	اُس نے پایا اُسے کہ وہ غروب ہو رہا ہے ایک ایسی قوم پر

لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ①	کہ نہیں بنائی ہم نے اُن کے لیے سورج (کی گرمی) سے بچنے کی آڑ۔
كَذَلِكَ	اسی طرح سے ہوا
وَقَدْ أَحْطَيْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ②	اور ہم نے احاطہ کر رکھا تھا ہر اُس چیز کا جو اُس کے پاس تھی اپنے علم سے۔

یہ آیات ذوالقرنین کی مغرب اور مشرق کی طرف دو مہمات کا ذکر کر رہی ہیں۔ ذوالقرنین مغرب میں فتوحات کرتے کرتے ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل تک جا پہنچے۔ انہوں نے جس قوم پر بھی غلبہ حاصل کیا اُسے ایمان لانے کی دعوت دی۔ ایمان لانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کا وعدہ کیا اور انہیں آخرت کے اچھے بدلے کی بشارت دی۔ ایمان نہ لانے والوں کو سخت برتاؤ کی وعید سنائی۔ مشرق میں ساحلِ مکران تک آئے اور مفتوح اقوام کے ساتھ حسبِ سابق طرزِ عمل اختیار کیا۔

آیات تا

ذوالقرنین کی تیسری مہم کا ذکر

ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ③	پھر وہ پیچھے پڑا مزید مال و اسباب کے۔
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ	یہاں تک کہ جب وہ پہنچا دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان
وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا	اُس نے پایا اُن پہاڑوں کے پیچھے ایک قوم کو
لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ④	جو لگتے نہیں تھے کہ سمجھیں کوئی بات۔
قَالُوا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ	اُنہوں نے کہا اے ذوالقرنین!
إِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ	بے شک یاجوج اور ماجوج فساد مچانے والے ہیں زمین

میں	
تو کیا ہم مقرر کر دیں آپ کے لیے کچھ خراج	فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا
اس پر کہ آپ بنا دیں ہمارے اور اُن کے درمیان ایک دیوار	عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝۹۳
کہا ذوالقرنین نے وہ مال و اسباب، اختیار دیا ہے مجھے جس میں میرے رب نے، بہتر ہے	قَالَ مَا مَكِنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ
پس مدد کرو میری افرادی قوت کے ذریعہ	فَاعِينُونِي بِقُوَّةٍ
تاکہ میں بنا دوں تمہارے اور اُن کے درمیان ایک موٹی دیوار۔	أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝۹۵
دو مجھے بڑے ٹکڑے لوہے کے	أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ
یہاں تک کہ جب اُس نے ہموار کر دیا دونوں پہاڑی کناروں کے درمیان خلا کو (لوہے کے ٹکڑوں سے)	حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
حکم دیا کہ دہکاؤ آگ	قَالَ انْفُخُوا
یہاں تک کہ جب کر دیا لوہے کو بالکل آگ	حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا
کہا دو مجھے تاکہ میں ڈالوں اس پر پگھلا ہوا تانبا۔	قَالَ أَتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝۹۶
سونہ ہوئے یا جوج ماجوج اس قابل کہ چڑھ سکتے دیوار پر	فَبَا سَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ
اور نہ ہی وہ اس قابل ہوئے کہ اس میں کوئی سوراخ کر	وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝۹۷

سکتے۔	
کہا ذوالقرنین نے یہ رحمت ہے میرے رب کی طرف سے	قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي
تو جب آئے گا میرے رب کا وعدہ، وہ کر دے گا اسے زمین کے برابر	فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّاءَ
اور ہے میرے رب کا وعدہ سچا۔	وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۱۸﴾

ان آیات میں ذوالقرنین کی تیسری مہم کا ذکر ہے جو شمال کی طرف کاکیشیا کے پہاڑی سلسلوں کی طرف تھی۔ اس مہم میں ذوالقرنین کو ایسی قوم پر فتح حاصل ہوئی جو یا جوج ماجوج کی لوٹ مار اور قتل و غارت گری سے عاجز آچکی تھی۔ اس قوم کی درخواست پر ذوالقرنین نے بغیر کوئی ٹیکس لیے لوہے کی گرم چادروں اور پگھلے ہوئے تانبہ کے ذریعہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنائی تاکہ یا جوج ماجوج کی آمد کو روکا جاسکے۔ بعض روایات کے مطابق یہ دیوار میل طویل، فٹ بلند اور فٹ موٹی تھی۔ یا جوج ماجوج نہ اس دیوار کو پھلانگ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے آگاہ کیا کہ یہ دیوار اسی وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس دیوار کو گرا دے گا۔ گویا اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے ہماری کاریگری کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ ہے مادہ پرستی کی نفی جو اس سورہ مبارکہ میں بار بار کی گئی۔

یا جوج ماجوج کون ہیں؟

یا جوج ماجوج کے حوالے سے مفسرین کی رائے ہے کہ وہ حضرت نوح کے بیٹے حضرت یافث کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ شمالی اقوام ہیں جن میں چینی، روسی، یورپی اور امریکی اقوام شامل ہیں۔ ماضی میں یہ غیر متمدن رہیں اور اکثر متمدن اقوام پر حملہ کر کے قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا ارتکاب کرتی رہیں۔ ہلاکو خان اور چنگیز خان کی درندگی اس کی ایک مثال ہے۔ موجودہ دور میں متمدن ہونے کے باوجود امریکیوں کی دیگر اقوام کے خلاف سفاکی اور انتہائی وحشیانہ کارروائیاں بھی اسی کا مظہر ہیں۔

آیات تا

یا جوج ماجوج کا خروج... قرب قیامت کی ایک نشانی

وَتَرْكُنَا بِعَضَتِهِمْ يَوْمَئِذٍ يَسُوجٌ فِي بَعْضٍ	اور ہم چھوڑیں گے اُن میں سے بعض کو اُس دن کہ وہ بعض میں گھس جائیں گے
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ	اور پھونک مارے جائے گی صور میں
فَجَمَعْنَاهُمْ جُمُعًا ۙ	پھر ہم جمع کریں گے انہیں سب کے سب کو
وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۙ	اور ہم ظاہر کر دیں گے جہنم کو اُس دن کافروں کے لیے بالکل سامنے۔
الَّذِينَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي	وہ کہ تھیں جن کی آنکھیں پردے میں میری یاد سے
وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَبْعًا ۙ	اور نہ وہ توفیق رکھتے تھے سننے کی۔

یہ آیات خبر دے رہی ہیں کہ قیامت کے قریب یا جوج ماجوج کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ باہم دست و گریباں ہو جائیں گے۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ یہود کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰ کی حکومت قائم ہوگی اور دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔ اُس وقت یا جوج ماجوج کی یلغار ہوگی۔ اُن کی تعداد اس قدر کثیر ہوگی کہ حضرت عیسیٰ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑوں پر پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ وسائل کے حصول کی جنگ میں یا جوج ماجوج ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہو جائیں گے اور آخر کار قدرتی آفات سے ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔ پھر جب قیامت برپا ہوگی تو جہنم ایسے بد نصیبوں کے سامنے لے آئی جائے گی جن کی آنکھیں حقائق دیکھنے سے محروم ہیں اور جو حق کا پیغام سننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ ایسے لوگوں کی سب سے بڑی مثال دورِ حاضر

کے سائنس دان ہیں جنہوں نے براہِ راست اللہ تعالیٰ کی بے شمار قدرتوں کا مشاہدہ کیا ہے لیکن پھر بھی اُس پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بقول اقبال :

ڈھونڈھنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے کا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کرنے کا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کرنے کا

آیت

مشرکین کا گمان غلط ثابت ہوگا

تو کیا سمجھ لیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا
کہ وہ بنا لیں گے میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی	أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ
بے شک ہم نے تیار کیا ہے جہنم کو کافروں کی مہمانی کے لیے۔	إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ﴿۱۰﴾

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ بعض مشرکین فرشتوں یا انبیاء یا اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اُن کے نام کی نذر و نیاز کر کے سمجھتے ہیں کہ وہ ان کی دعاؤں کی قبولیت کے لیے وسیلہ بن جائیں گے اور روزِ قیامت اُن کی شفاعت کریں گے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مشرکین کی ضیافت کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

آیات تا

سب سے زیادہ خسارے میں کون جائے گا؟

اے نبی! فرمائیے کیا ہم تمہیں خبر دیں سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں کی عمل کے لحاظ سے۔	قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝۱۲
یہ وہ ہیں کہ ضائع ہو گئیں جن کی محنتیں دنیا کی زندگی میں	الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
جبکہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ بڑا عمدہ کر رہے ہیں کام۔	وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝۱۳
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کی آیات اور اُس کی ملاقات کا	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ
پس ضائع ہو گئے اُن کے اعمال	فَحَاطَتْ أَعْمَالُهُمْ
تو ہم نہیں رکھیں گے اُن کے لیے روزِ قیامت (اُن کے اعمال میں) وزن۔	فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ۝۱۴
یہ ہے اُن کا بدلہ جہنم	ذَٰلِكَ جَزَاءُ هُمُ جَهَنَّمَ
اس وجہ سے کہ اُنہوں نے کفر کیا	بِمَا كَفَرُوا
اور بنالیا میری آیات اور میرے رسولوں کو مذاق۔	وَاتَّخَذُوا إِلَٰهًا غَيْرَ رَبِّهِمْ ۝۱۵

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ سب سے زیادہ خسارے میں ایسے بد نصیب لوگ ہوں گے جن کی ساری محنتیں صرف دنیا کے لیے ہیں اور وہ دنیوی کامیابیوں پر بہت ناز کر رہے ہیں۔ خود کو بڑا عقلمند اور آخرت کے لیے محنت کرنے والوں کو کم تر سمجھتے ہیں۔ ایسے

لوگوں نے در حقیقت عملی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی اُن آیات کا کفر کیا ہے جو بار بار آگاہ کر رہی ہیں کہ دنیا دھوکے کا سامان ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے آخرت کی تیاری سے غافل ہو کر آخرت کے دن کے حساب کتاب کا بھی عملی اعتبار سے کفر کیا ہے۔ دنیا داری کرتے ہوئے یہ ضمیر کی آواز کو خاموش کرنے کے لیے جو نیکیاں کرتے ہیں وہ قبول نہیں کی جائیں گی اور قیامت کے روز اُن کے ایمان اور اخلاص سے تہی اعمال اس قابل نہ ہوں گے کہ اُن کا وزن کیا جائے۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسولوں کے طرزِ عمل کی پیروی نہیں کی بلکہ اس حوالے سے لاپرواہی اور غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔

آیات تا

جنت کی نعمتوں سے جی نہیں بھرے گا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا	بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور عمل کرتے رہے اچھے
كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝۱۰۷	ہوں گے اُن کے لیے فردوس کے باغات مہمانی کے طور پر۔
خَالِدِينَ فِيهَا	وہ رہنے والے ہیں اُن میں ہمیشہ
لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۝۱۰۸	نہیں چاہیں گے وہاں سے کہیں اور جانا۔

ان آیات میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ ایمان اور عمل صالح کا حق ادا کریں گے اُن کی ضیافت کے لیے فردوس کی جنت ہے۔ فردوس دراصل جنت کا وہ حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے بالکل نیچے ہے۔ جنت میں بہنے والی نہریں فردوس ہی سے پھوٹتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔ جنت کی نعمتیں اس قدر حسین اور مرغوب ہوں گی کہ انسان کبھی بھی اُن سے نہیں اکتائے گا اور نہ ہی کسی تبدیلی کا خواہش مند ہوگا۔

آیت

اللہ تعالیٰ کے کلمات کا شمار ناممکن ہے

اے نبی! فرمائیے اگر ہو سمندر سیاہی میرے رب کے کلمات (لکھنے) کے لیے	قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي
یقیناً ختم ہو جائے گا سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات	لَنفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي
اگرچہ ہم لے آئیں اس جیسا اور سمندر مدد کے لیے۔	وَلَوْ جُمْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝۹

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ اگر زمین پر موجود سمندر کے پانی کی سیاہی بنائی جائے اور مزید اتنی ہی سیاہی اور فراہم کر لی جائے پھر اس سیاہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے کلمات تحریر کیے جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کے کلمات کی تحریر مکمل نہ ہو سکے گی۔ کائنات میں ہر مخلوق پہلی بار اللہ تعالیٰ کے کلمہ کن سے وجود میں آتی ہے۔ اُس کی مخلوقات مسلسل دریافت ہو رہی ہیں۔ بقول اقبال

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دما دم صدائے کن فیکون
لہذا ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کو شمار کیا جاسکے اور ضبط تحریر میں لایا جاسکے۔

آیت

نبی اکرم ﷺ کی بشریت کا اعلان... شرک کا سد باب

اے نبی! فرمائیے بے شک میں انسان ہوں تمہاری	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
--	--

طرح	
وہی کیا جاتا ہے میری طرف کہ تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود	يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنبَاءِ إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ
پس جو کوئی امید رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی	فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ
تو اُسے چاہیے کہ وہ عمل کرے اچھا	فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
اور نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو	وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۖ

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو بتادیں کہ وہ بھی دیگر انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے نبی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار نبی اکرم ﷺ کی بشریت کو نمایاں نہ کیا ہوتا تو ہم بھی آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیتے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ کے ساتھ یہ ظلم کیا۔ سابقہ امتوں کی اس گمراہی کی اصلاح آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے آکر کر دی۔ اگر ہم یہ ظلم کرتے تو پھر کون اصلاح کرتا؟ اس آیت میں مزید فرمایا کہ اصل معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اچھے اعمال کیے جائیں اور اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے یعنی اللہ کی مکمل اطاعت کی جائے اور اُس سے سب سے بڑھ کر محبت کی جائے۔

سورہ مریم

انبیاء پر انعامات کے بیان والی سورہ مبارکہ

اس سورہ مبارکہ میں دس انبیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کے مختلف انعامات کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہوا:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِنْ حَمَلْنَا مَنُوحَ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَمِنْ هَٰذِهِنَّ أَجْتَبَيْنَا ۖ ﴿١٠﴾ "یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا انبیاء میں سے جو کہ آدمؑ کی اولاد میں سے تھے اور جو اُن میں سے تھے جن کو ہم نے سوار کیا تھا کشتی میں نوحؑ کے ساتھ اور جو کہ اولاد میں سے تھے ابراہیمؑ کی اور اسماعیلؑ (یعقوبؑ) کی اور یہ اُن میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی اور جن کو ہم نے چن لیا۔" (مریم:)

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات تا انبیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات
- آیات تا برے اور اچھے لوگوں کا انجام
- آیات تا حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرم ﷺ سے خطاب
- آیات تا مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش

آیات تا

حضرت زکریاؑ کی رقت آمیز دعا

کاف۔ ہا۔ یا۔ عین۔ ص	کَهِيعَص ①
اے نبی! یہ ذکر ہے آپ کے رب کی رحمت کا اپنے بندے زکریا پر۔	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا زَكِيًّا ②
جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو دھیمی آواز سے۔	إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ③

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ	عرض کی اے میرے رب! بے شک کمزور ہو گئی ہیں ہڈیاں میری
وَاَشْتَغَلَ الرَّاسُ شَيْبًا	چمک اٹھا ہے (سفید ہو کر) سر بڑھا پے سے
وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَاۤیِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝۴	اور میں ہوا ہی نہیں تجھ سے مانگ کر اے میرے رب! کبھی نامراد۔
وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ	اور میں ڈرتا ہوں اپنے رشتہ داروں سے اپنے بعد
وَ كَاَنَّتْ اُمْرَاتِیْ عَاقِرًا	اور ہے میری بیوی بانجھ
فَهَبْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝۵	پس عطا فرما مجھے اپنے پاس سے ایک وارث۔
یَرِثْنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اِلٰی یَعْقُوبَ	جو وارث ہو میرا اور آل یعقوب کا
وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝۶	اور بنا دے اُسے اے میرے رب! پسندیدہ بندہ۔

ان آیات میں حضرت زکریا کی اللہ تعالیٰ سے رقت آمیز مناجات کا ذکر ہے۔ حضرت زکریا نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے پہلے اس یقین کا اظہار کیا کہ اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ کر کبھی بھی محروم نہیں رہا۔ اس کے بعد التجا کی کہ میں بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے بعد بھی دعوت حق کی تبلیغ کا مشن جاری رہے۔ میرے رشتہ داروں میں مجھے ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو یہ سعادت حاصل کر سکے۔ میری بیوی بانجھ ہے اور اسباب کی رُو سے اولاد کی نعمت ملنا ناممکن نظر آتا ہے۔ اے میرے رب! تو اسباب کے بغیر بھی عطا فرما سکتا ہے۔ مجھے نیک سیرت بیٹا عطا فرما جو میرے اور آل یعقوب کے مشن یعنی حق کی دعوت کو عام کرنے کے عظیم کام کو میرے بعد جاری و ساری رکھے۔

آیات تا

اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے محروم نہیں رہتے

یٰۤاَکْرِبَیَّ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلْمٍ اُسْمٰہُ یَحٰی	اے زکریا! بے شک ہم تجھے بشارت دیتے ہیں ایک ایسے لڑکے کی جس کا نام ہوگا یحییٰ
لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَبِیًّا ۝	اور ہم نے پیدا نہیں کیا اس کا اس سے پہلے کوئی ہم نام۔
قَالَ رَبِّ اَنِّیْ یَکُوْنُ لِیْ غُلْمٌ	عرض کی زکریا نے اے میرے رب! کیسے ہوگا میرے ہاں بیٹا
وَكَانَتْ اُمْرَاتِیْ عَاقِرًا	حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے
وَقَدْ بَلَغْتَ مِنَ الْکِبَرِ عِتٰیًّا ۝	اور میں خود پہنچ گیا ہوں بڑھاپے کی انتہا کو۔
قَالَ کَذٰلِکَ	فرمایا اللہ نے ایسا ہی ہوگا
قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی ہٰیۡنٍ	فرمایا ہے تیرے رب نے وہ (بچہ عطا کرنا) میرے لیے آسان ہے
وَقَدْ خَلَقْتٰکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا ۝	اور میں پیدا کر چکا ہوں تجھے بھی اس سے پہلے جبکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِیْ اٰیَةً	عرض کی زکریا نے اے میرے رب! مقرر فرما دے میرے لیے کوئی نشانی
قَالَ اٰیٰتُکَ اِلَّا تَشٰکِمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝	فرمایا اللہ نے تیری نشانی یہ ہے کہ تو بات نہیں کر سکے گا لوگوں سے تین رات تک تندرست ہوتے ہوئے

بھی۔	
پس آپ نکل کر آئے اپنی قوم کی طرف اپنے حجرے سے	فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ
پھر اشارہ کیا انہیں کہ تسبیح کرو (اپنے رب کی) صبح اور شام۔	فَاَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝۱۱

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا قبول فرمائی۔ انہیں امتیازی صفات والے سعادت مند بیٹے کی بشارت دی اور ایک ایسا نوکھانا م بھی بتا دیا جو اس سے پہلے کسی آدمی کا نہیں رکھا گیا تھا یعنی "یحییٰ"۔ حضرت زکریا نے تعجب سے پوچھا کہ میرے گھر میں یہ رونق کیسے آئے گی جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ یہ تعجب اس لئے نہ تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک تھا، بلکہ یہ انسان کی عادت ہے کہ جب وہ کوئی غیر معمولی خوشخبری سنتا ہے تو مزید اطمینان کے لیے اس کی توثیق چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ میرے لیے بغیر اسباب کے بھی کوئی کام کر دینا آسان ہے۔ پھر حضرت زکریا کے دریافت کرنے پر انہیں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جب تندرست ہونے کے باوجود آپ لوگوں سے گفتگو نہ کر سکیں تو یہی وہ وقت ہوگا جب حضرت یحییٰ کی ولادت ہوگی۔ چنانچہ جب وہ وقت آگیا تو آپ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہنے لگے اور دوسروں کو بھی اشارہ سے تاکید کر دی کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہیں اور اس کا شکر ادا کرنے میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔

آیات تا

حضرت یحییٰ کی عظمت

اے یحییٰ! پکڑ لو کتاب کو مضبوطی سے	يٰحٰیى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ
اور ہم نے انہیں عطا فرمائی دانائی بچپن میں۔	وَ اَتَيْنٰهُ الْحِكْمَ صَبِيًّا ۝۱۲
اور عطا کی تھی نرم دلی اپنے پاس سے اور پاکیزگی	وَ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوَةً

وَكَانَ تَقِيًّا ۝۱۲	اور وہ تھے پر ہیزگار۔
وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ	اور وہ حسن سلوک کرنے والے تھے اپنے ماں باپ کے ساتھ
وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝۱۳	اور نہ تھے سرکش نافرمان۔
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ	اور سلامتی ہے اُن پر جس روز اُنہیں پیدا کیا گیا
وَيَوْمَ يَمُوتُ	اور جس روز وہ وفات پائیں گے
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵	اور جس روز اُنہیں اٹھایا جائے گا زندہ کر کے۔

یہ آیات حضرت یحییٰ کی عظمت سے آگاہ کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں شریعت پر پوری پابندی سے عمل کرنے اور دوسروں تک اس کی تعلیمات پورے جذبہ کے ساتھ پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ اُن کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا کہ اُنہیں بچپن ہی سے دانائی اور معاملہ فہمی کی صلاحیت عطا کی گئی۔ وہ انتہائی نرم مزاج، پاکیزہ کردار کے حامل اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔ والدین کے لاڈ پیار کے باوجود اُن سے حسن سلوک کرنے والے اور ہر طرح کی سرکشی و نافرمانی سے بچنے والے تھے۔ ولادت سے لے کر وفات تک اُن پر سلامتی چھائی رہی اور روز قیامت بھی وہ سلامتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

آیات تا

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کی بشارت

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ	اے نبی! ذکر کیجئے کتاب میں سے مریمؑ کا
إِذْ أَنْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝۱۶	جب وہ جدا ہوئیں اپنے گھر والوں سے ایک ایسی جگہ کی طرف جو مشرق میں تھی۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا	اور اُنہوں نے اُن سے پردہ اختیار کر لیا
فَارْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوحَنَا	اور پھر ہم نے بھیجا ان کی طرف اپنی روح (جبرائیلؑ) کو
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝۷	تو جبرائیلؑ نے صورت اختیار کی اُن کے سامنے ایک مکمل انسان کی۔
قَالَتْ اِنَّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ	فرمایا مریم نے بے شک میں پناہ طلب کرتی ہوں رحمان کی تجھ سے
اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝۸	اگر تو پرہیزگار ہے۔
قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكَ	فرمایا جبرائیلؑ نے بے شک میں بھیجا ہوا ہوں آپ کے رب کی طرف سے
لَا هَبَ لَكَ غُلْمًا زَكِيًّا ۝۹	تاکہ میں عطا کروں آپ کو ایک پاکیزہ لڑکا۔
قَالَتْ اَنۢیْ یَّکُوْنُ لِیْ غُلْمٌ	فرمایا مریمؑ نے کیسے ہوگا میرے ہاں لڑکا
وَلَمْ یَمَسِّنِیْ بَشَرٌ	جب کہ مجھے چھوا تک نہیں کسی انسان نے
وَلَمْ اُكْ بِغِیًّا ۝۱۰	اور نہ ہی ہوں میں بدکار۔
قَالَ کَذٰلِکَ	فرمایا جبرائیلؑ نے ایسا ہی ہوگا
قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی هٰٓیۡنٍ	فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ میرے لیے آسان ہے

وَلِنَجْعَلَهَا آيَةً لِلنَّاسِ	اور تاکہ ہم بنادیں اُسے نشانی لوگوں کے لیے
وَرَحْمَةً مِنَّا	اور وہ ہوگا رحمت ہماری طرف سے
وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝۲۱	اور یہ ایک ایسا کام ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

ان آیات میں حضرت مریم سلام علیہا کو حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے معجزانہ ولادت کی بشارت دی گئی۔ حضرت مریمؑ سلام علیہا کو جب حضرت جبرائیلؑ نے انسانی صورت میں آکر یہ بشارت دی تو حضرت مریمؑ حیران ہو گئیں۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا جب کہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ آپ کے رب کے لیے ایسا کرنا آسان ہے۔ آپ کا بیٹا رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی بن جائے گا اور نوع انسانی کے لیے رحمت ثابت ہوگا۔

آیات تا

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کا ذکر

فَحَمَلَتْهُ	پھر جب مریم حاملہ ہوئیں اُس بچہ سے
فَأَنْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝۲۲	تو وہ چلی گئیں ایک دور کی جگہ پر۔
فَاجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جُذْعِ النَّخْلَةِ	پھر لے آیا انہیں دردِ زہ ایک کھجور کے تنے کے پاس
قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا	کہنے لگیں اے کاش میں مر چکی ہوتی اس سے پہلے
وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا ۝۲۳	اور ہو جاتی بھولی بیری۔
فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا	تو پکارا انہیں (فرشتہ نے) اُن کے نیچے سے

أَلَا تَحْزَنِي	کہ آپ غمگین نہ ہوں
قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۲۳	جاری کر دیا ہے آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ۔
وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ	اور ہلایئے اپنی طرف کھجور کے تنے کو
تُسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا ۲۴	وہ گرائے گا آپ پر پکی کھجوریں۔
فَكُلِي وَاشْرَبِي	پس کھائیے اور پیجئے
وَقَرِّي عَيْنًا	اور ٹھنڈا کیجئے آنکھوں کو (بچے کو دیکھ کر)
فَمَا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا	پھر اگر آپ دیکھیں انسانوں میں سے کسی کو
فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا	تو کہیے (اشارے سے) بے شک میں نے نذر مانی ہے رحمان کے لیے روزے کی
فَلَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ أَنُصِيًّا ۲۵	پس میں ہر گز بات نہ کروں گی آج کسی انسان سے۔

جب حضرت مریمؑ کو حمل ٹھہر گیا تو لوگوں کی طرف سے الزامات و ملامت کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ لہذا آپ ایک دور کے مقام پر منتقل ہو گئیں۔ پھر جب حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ اس بات سے غمگیں تھیں کہ اس بچہ کو لے کر لوگوں میں کیسے جائیں گی اور ان کا سامنا کیسے کریں گی۔ حضرت جبرائیلؑ نے انہیں تسلی دی کہ آپ غمگیں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کھانے کے لیے تازہ پکی کھجوروں اور پینے کے لیے ایک چشمہ جاری کر کے ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دیا ہے۔ کھجوریں کھائیے، پانی نوش فرمائیے اور بچہ کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیجئے۔ پھر اسے لے کر لوگوں کے پاس جائیے۔ جب وہ اس کے بارے میں آپ سے

سوال کریں تو آپ انہیں اشارے سے بتادیں کہ میں نے ایسا روزہ رکھا ہے جس میں بولنے پر بھی پابندی ہے۔ جو سوال کرنا ہو اسی بچے سے پوچھو۔

آیات تا

ماں کی گود میں حضرت عیسیٰ کی معجزانہ گفتگو

فَاتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحِلُّهُ	پھر مریم لے آئیں بچے کو اپنی قوم کے پاس اٹھائے ہوئے اُسے
قَالُوا يَمْرُؤٌ لَّكَدُ جُنَّتْ شَيْئًا فَرِيًّا ۝۲۵	لوگوں نے کہا اے مریم! یقیناً تم نے تو کی ہے بڑی عجیب حرکت
يَا خَتْلُوهَرُونَ	اے ہارون کی بہن!
مَا كَانَ اَبُوكَ اَمْرًا سَوْءٍ	نہیں تھے تمہارے والد برے آدمی
وَمَا كَانَتْ اُمُّكَ بَغِيًّا ۝۲۸	اور نہ ہی تھیں تمہاری والدہ بدکار۔
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ	پھر اشارہ کیا مریم نے بچے کی طرف
قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْهَدْيِ صَبِيًّا ۝۲۹	لوگوں نے کہا ہم کیسے بات کریں اُس سے جو گود میں ہے بچہ۔
قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ	فرمایا عیسیٰ نے بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں
اَتُنِی الْكِتٰبَ	اُس نے عطا کی ہے مجھے کتاب
وَجَعَلَنِی نَبِیًّا ۝۳۰	اور بنایا ہے مجھے نبی۔

وَجَعَلْنِي مُبْرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ	اور بنایا ہے مجھے بابرکت جہاں کہیں بھی میں ہوں
وَاَوْصِنِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ	اور وصیت کی ہے مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی
مَا دُمْتُ حَيًّا ۝۳۱	جب تک میں زندہ رہوں۔
وَبَرًّا بِوَالِدَيْنِي	اور میں حسن سلوک کرنے والا ہوں اپنی والدہ کے ساتھ
وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝۳۲	اور اللہ نے نہیں بنایا مجھے سرکش نامراد۔
وَالسَّلَامُ عَلٰی يَوْمٍ وُلِدْتُ	اور سلامتی ہے مجھ پر جس روز میں پیدا کیا گیا
وَيَوْمٍ اَمُوتُ	اور جس روز میں وفات پاؤں گا
وَيَوْمٍ اُبْعَثُ حَيًّا ۝۳۳	اور جس روز میں اٹھایا جاؤں گا زندہ کر کے۔
ذٰلِكَ عِيسٰی ابْنُ مَرْيَمَ	یہ ہیں عیسیٰ بن مریم
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝۳۴	سچی بات ہے جس میں لوگ جھگڑ رہے ہیں۔
مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ	نہیں ہے اللہ کو ضرورت کہ وہ بنائے کسی کو بیٹا
سُبْحٰنَہٗ	وہ تو پاک ہے
اِذَا قَضٰی اَمْرًا	جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی کام کا
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَہٗ کُنْ	تو بے شک وہ تو یہی کہتا ہے اُس کے لیے کہ ہو جا
فَيَكُوْنُ ۝۳۵	تو پھر وہ ہو جاتا ہے۔

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ	اور بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے
فَاعْبُدُوهُ	پس عبادت کرو اُسی کی
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۳۶﴾	ہ سیدھا راستہ ہے۔

ان آیات میں وہ منظر بیان کیا گیا جب حضرت مریمؑ، حضرت عیسیٰؑ کو گود میں لیے اپنی قوم کے پاس جاتی ہیں۔ قوم نے حضرت مریمؑ کے بارے میں گناہ کا گمان کیا لیکن انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے گود میں معجزانہ طور پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ وہ مجھے نبوت اور کتاب عطا فرمائے گا۔ اُس نے مجھے ہر اعتبار سے برکات سے نوازا۔ مجھے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا۔ مجھے اعلیٰ اخلاق سے مزین فرمایا۔ مجھے ولادت تا موت سلامتی سے سرفراز کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں۔ وہ جنسی خواہشات اور اولاد کی ضرورت سے پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لے تو کہتا ہے ہو جا اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ وہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔ لہذا اُسی کی بندگی کرو، سیدھا راستہ یہی ہے۔

آیات تا

حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے اختلاف کرنے والوں کا انجام

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ	پھر اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾	تو ہلاکت ہے اُن کے لیے جنہوں نے کفر کیا ایک بڑے دن کی حاضری کے وقت۔
أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصُرْ	(اُس دن) وہ خوب سننے والے ہوں گے اور خوب دیکھنے والے ہوں گے

یَوْمَ یَأْتُونَنَا	جس دن وہ آئیں گے ہمارے پاس
لَکِنَ الظَّالِمُونَ الْیَوْمَ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾	لیکن یہ ظالم آج تو کھلی گمراہی میں ہیں۔
وَ اَنْذَرَهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ	اے نبی! خبردار کیجئے انہیں حسرت کے دن سے جب معاملہ چکا دیا جائے گا
وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ	اور وہ غفلت میں ہیں
وَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾	اور وہ ایمان نہیں لارہے۔
اِنَّا لَنَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا	بے شک ہم ہی وارث ہیں زمین کے اور اُس کے بھی جو اس پر ہے
وَ اِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾	اور وہ ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔

ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے اختلاف کرنے والے گمراہوں کے برے انجام کا ذکر ہے۔ کوئی اُن کی معجزانہ ولادت کا انکاری ہے، کوئی اُن کی نبوت کو نہیں مانتا اور کوئی معاذ اللہ انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے رہا ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ روز قیامت ایسے لوگوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ آج وہ حق سننے اور دیکھنے کے لیے تیار نہیں لیکن اُس روز اللہ تعالیٰ کا اختلافات کے حوالے سے حتمی فیصلہ خوب سنیں گے اور اپنا سیاہ نامہ اعمال اور پھر برا انجام خوب دیکھیں گے۔ اُس روز انہیں اپنے اس اختلاف پر شدید ترین حسرت ہوگی۔ وہ جان لیں کہ انہیں آخر کار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جوابدہی کرنی ہے۔ بہتر ہے کہ غفلت سے نکل آئیں اور اس بات کو تسلیم کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، وہ اسباب کا پابند نہیں ہے اور بغیر والد کے بھی کسی انسان کو پیدا کر سکتا ہے۔ اُس کی کوئی اولاد نہیں، اُس کا کوئی شریک نہیں اور وہی معبود واحد ہے۔

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے

سورہ نساء آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے چار ہیں۔ صالحین، شہداء، صدیقین اور انبیاء۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے والے نیک بندوں کا ابتدائی درجہ صالحین کا ہوتا ہے۔ ان میں ایسے لوگ جن کے مزاج میں جوش اور حرکت ہو وہ دین حق کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے سرگرمی سے محنت کرتے کرتے شہداء کا درجہ پالیتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کا مزاج غور و فکر کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنے من میں ڈوب کر زندگی کا سراغ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور زندگی اور کائنات کے حقائق پر غور کر کے معرفت حق کے حصول کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ ایسے لوگ صدیقین کا مقام و مرتبہ پاتے ہیں۔ انبیاء کا درجہ سب سے بلند تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی صدیقین میں سے کسی کو نبی کا مرتبہ عطا فرمایا اور کبھی شہداء میں سے۔ اگلی آیات میں ارشاد ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ادریسؑ صدیق نبی تھے اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت اسمعیلؑ رسول نبی تھے۔ شہید مزاج کے نبی کے لیے رسول نبی کے الفاظ آئے ہیں کیونکہ رسول کا مقصد لوگوں کے سامنے حق کی شہادت دینا ہوتا ہے۔

آیات تا

ابراہیمؑ کا والد کو تبلیغ کا حکیمانہ اسلوب

حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے حق کی دعوت اپنے والد کے لیے

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرٰهٖمَ	اے نبی! ذکر کیجئے کتاب میں سے ابراہیمؑ کا
اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۶۷﴾	بے شک وہ صدیق نبی تھے۔
اِذْ قَالَ لِاَبِیْہٖ	جب انہوں نے کہا اپنے والد سے
یَا بَتِّ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ	اے میرے والد! آپ کیوں عبادت کرتے ہیں اُس کی جو نہ سنتا ہے
وَلَا یُبْصِرُ	نہ دیکھتا ہے

وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝۳۲	اور نہ کام آسکتا ہے آپ کے کچھ بھی۔
يَا بَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ	اے میرے والد! یقیناً آچکا ہے میرے پاس وہ علم
مَا لَمْ يَأْتِكَ	جو آپ کے پاس نہیں آیا
فَاتَّبِعْنِي	پس آپ پیروی کیجیے میری
أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝۳۳	میں آپ کی رہنمائی کروں گا سیدھے راستے کی طرف۔
يَا بَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ	اے میرے والد! بندگی نہ کیجئے شیطان کی
إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۝۳۴	بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔
يَا بَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ	اے میرے والد! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ کہیں پہنچے آپ کو عذاب رحمان کی طرف سے
فَتَكُونَنَّ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝۳۵	پھر آپ ہو جائیں شیطان کے ساتھی۔

حضرت ابراہیمؑ حقائق پر غور و فکر کرنے والے صدیق مزاج کے نبی تھے۔ یہ آیات اُن کی اپنے والد کے سامنے بڑے حکیمانہ اسلوب اور انداز میں حق کی دعوت پیش کرنے کا ذکر کر رہی ہیں۔ انہوں نے والد کے ادب و احترام کو پوری طرح سے ملحوظ رکھا البتہ حق کے بیان کے حوالے سے کسی قسم کی نرمی یا لچک کا مظاہرہ نہیں کیا۔ گویا ان کا انداز بیان نرم لیکن موقف سخت تھا۔ بار بار والد کو محبت کے الفاظ یعنی یا بَت (اے میرے والد) کہہ کر پکارا۔ کوئی لفظ ایسا استعمال نہیں کیا جس سے والد کی توہین یا دل آزاری ہو۔ اُسے گمراہ، کافر یا مشرک نہیں کہا۔ اُس کے سامنے بتوں کی بے بسی اور بے حسی کا اظہار فرمایا۔ اُس پر واضح کیا کہ بتوں کی پوجا دراصل شیطان کی عبادت یعنی اُس کی اطاعت ہے۔ پھر آخر میں اپنے والد کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے بدترین انجام سے خبردار کیا۔

آیات تا

والد کی دھمکی اور ابراہیمؑ کا مثالی صبر و تحمل

کہا ابراہیمؑ کے والد نے کیا پھرے ہوئے ہو تم میرے معبودوں سے اے ابراہیمؑ !	قَالَ اَرَاغِبُ اَنْتَ عَنِ الْهَيْتِ يَا بُرْهَيْمُ
یقیناً اگر تم باز نہ آئے تو میں ضرور تمہیں سنگسار کر دوں گا	لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَا رَجُوكَ
دُور ہو جاؤ مجھ سے ہمیشہ کے لیے۔	وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝۶۱
فرمایا ابراہیمؑ نے سلامتی ہو آپ پر	قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ
میں بخشش مانگوں گا آپ کے لیے اپنے رب سے	سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي
بے شک وہ ہے مجھ پر بہت مہربان۔	اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝۶۲
اور میں چھوڑ رہا ہوں تمہیں اور اُن کو بھی جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا	وَاعْتَزِلْكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور میں پکارتا ہوں اپنے رب کو	وَادْعُوْا رَبِّيْ
مجھے امید ہے کہ میں نہیں رہوں گا اپنے رب کو پکار کر نامراد۔	عَسٰی اَلَّا اَكُوْنَ بِدُعَاۤءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝۶۳

حضرت ابراہیمؑ کی پورے ادب و احترام سے دی گئی دعوت کے جواب میں والد نے اُن پر سخت غصہ کا اظہار کیا، رجم کرنے کی دھمکی دی اور فوری طور پر گھر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ حضرت ابراہیمؑ بڑی خوبصورتی کے ساتھ سلام کرتے ہوئے گھر سے نکل

گئے اور اپنے والد کے لیے ہدایت اور بخشش کی دعا کرنے کا وعدہ کیا۔ البتہ صاف صاف اعلان کیا کہ میں شرک کرنے والوں اور تمام معبودانِ باطل سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کروں گا اور اُسی سے دعا کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ میں اُس سے مانگ کر محروم نہیں رہوں گا۔ اپنے وعدہ کی پاسداری میں حضرت ابراہیمؑ طویل عرصہ تک والد کے لیے بخشش کی دعا مانگتے رہے۔ البتہ جب انہیں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اُن کا والد شرک سے توبہ کیے بغیر مر گیا ہے تو پھر آپ نے اُس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اُس کے حق میں دعا مانگنا ترک کر دیا۔

آیات تا

ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

فَلَبَّ اَعْتَزَلَهُمْ	تو جب ابراہیمؑ علیحدہ ہوئے اُن سے
وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ	اور اُن سے بھی جن کو وہ عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا
وَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ	ہم نے عطا فرمائے انہیں اسحاقؑ اور یعقوبؑ
وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝۹	اور ہر ایک کو ہم نے بنایا نبی۔
وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّن رَّحْمَتِنَا	اور ہم نے عطا فرمایا انہیں اپنی رحمت سے
وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝۱۰	اور کر دیا اُن کے حق میں سچائی کا بول بالا۔

حضرت ابراہیمؑ نے جب مشرکین سے علیحدگی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نیک سیرت افراد کی رفاقت اور نعمت عطا فرمادی۔ حضرت اسحاقؑ جیسا پاکیزہ بیٹا اور حضرت یعقوبؑ جیسا صالح پوتا عنایت فرمایا۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں اور برکات کی بارش کی اور رہتی دنیا تک اُن کے حق میں سچائی کا بول بالا کر دیا۔ اکثر مذاہب کے لوگ اُن سے نسبت پر فخر کرتے رہیں گے اور قیامت تک مسلمان آلِ ابراہیمؑ پر درود و سلام کے نذرانے بھیجتے رہیں گے۔

آیات تا

موسیٰؑ اور ہارونؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مُوسٰی	اے نبیؑ! ذکر کیجئے کتاب میں سے موسیٰؑ کا
اِنَّہٗ کَانَ مُخْلِصًا	یقیناً وہ چنے ہوئے تھے
وَ کَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ۝۵۱	اور وہ رسول نبی تھے۔
وَ نَادٰیْنٰہُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْاَیْمَنِ	اور ہم نے پکارا انہیں طور پہاڑ کے داہنی جانب سے
وَ قَرَّبْنٰہُ نَجِیًّا ۝۵۲	اور قریب کر لیا انہیں خاص سرگوشی کے لیے۔
وَ هَبْنَا لَہٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا	اور ہم نے عطا فرمائے انہیں اپنی رحمت سے
اٰخَاہٗ هٰرُوْنَ نَبِیًّا ۝۵۳	اُن کے بھائی ہارون نبی کے طور پر۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ پر اللہ تعالیٰ کے ایک خاص کرم کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ حر کی مزاج رکھنے والے رسول نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر ہم کلامی کاشرف و اعزاز عطا فرمایا اور اُن سے کچھ راز و نیاز کی گفتگو فرمائی۔ پھر اُن کی درخواست پر، اُن کی مدد کے لیے، اُن کے بھائی حضرت ہارونؑ کو نبوت سے سرفراز فرما کر اپنی رحمت سے نوازا۔

آیات تا

حضرت اسمعیلؑ کی تحسین

وَإِذْ كُرِّ فِي الْكِتَابِ اسْمُ عَلِيٍّ	اے نبی! ذکر کیجئے کتاب میں سے اسمِ علیؑ کا
إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ	یقیناً وہ وعدے کے سچے تھے
وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝۴۳	اور وہ رسول نبی تھے۔
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ	وہ اپنے گھر والوں کو حکم دیتے تھے نماز اور زکوٰۃ کا
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝۴۴	اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

۵۴

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے سیدنا اسماعیلؑ کے محاسن بیان کر رہی ہیں۔ وہ اپنے وعدے کے سچے تھے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب والد نے انہیں بتایا کہ : **إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَأْتِي** "بے شک میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں ذبح کرتا ہوں تمہیں پس تم دیکھو کہ تم کیا رائے رکھتے ہو"۔ (صافات:) حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا : **يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝** "اے ابا جان کر گزریئے جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔ آپ مجھے پائیں گے اگر اللہ نے چاہا تو صبر کرنے والوں میں سے"۔ (صافات:)

حضرت اسماعیلؑ نے اپنی اس بات کو نبھایا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا اور ان کی جگہ ایک اور قربانی کا فدیہ دیا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ کا مزید وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی تھے لہذا اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی تھا۔

آیت تا

حضرت ادریسؑ کا مقام خاص

وَإِذْ كُرِّ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسُ	اے نبی! ذکر کیجئے کتاب میں سے ادریسؑ کا
---------------------------------------	---

اِنَّهُ كَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا ﴿۵۶﴾	بے شک وہ صدیق نبی تھے۔
وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾	اور ہم نے اٹھایا انہیں بلند مقام پر

ان آیات میں حضرت ادریسؑ کی مدح کی گئی ہے۔ وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح صدیق مزاج کے نبی تھے یعنی انتہائی غور و فکر کے ذریعہ حقائق تک رسائی حاصل کرنے والے۔ اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ وہ حضرت نوحؑ سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی بارگاہ میں انتہائی بلند مقام سے سرفراز فرمایا۔ معراج کی شب نبی اکرم ﷺ کی چوتھے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی۔

آیت

انبیاء کرام کی رقتِ قلبی کا بیان

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ	یہ وہ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے انبیاء میں سے
مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ	یہ تھے آدمؑ کی اولاد میں سے
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ	اور کچھ تھے اُن میں سے جنہیں ہم نے سوار کیا تھا (کشتی میں) نوحؑ کے ساتھ
وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَءِيلَ	اور کچھ تھے ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد میں سے
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا	اور تھے اُن میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا
إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ	جب اُن پر تلاوت کی جاتی ہیں رحمان کی آیات
خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ﴿۵۸﴾	وہ گر پڑتے ہیں سجدے میں روتے ہوئے۔

دس انبیاء کرام پر عنایات کے ذکر کے بعد اس آیت میں فرمایا کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعامات فرمائے۔ حضرت آدمؑ کی اولاد سے مراد صرف حضرت اور لیسؑ ہیں۔ حضرت نوحؑ کی کشتی میں سوار لوگوں کی اولاد سے مراد صرف حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے مراد حضرت اسمعیلؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ ہیں۔ حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے مراد حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو چن لیا اور ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ اُن سب کا حال یہ تھا کہ جب اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کی جاتی تھی تو اُن کے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور وہ روتے روتے سجدے میں گر جاتے تھے۔

آیت

نالائق امتیوں کا طرزِ عمل

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر آئے اُن کے بعد ناخلف لوگ
اَضَاعُوا الصَّلَاةَ	اُنہوں نے ضائع کی نماز
وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ	اور پیروی کی خواہشات کی
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا ۝۹	پس وہ عنقریب پائیں گے گمراہی کی سزا

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ انبیاء کرام کے بعد اُن کی امتوں میں ایسے ناخلف اور نالائق لوگ آئے جو نمازوں کو ضائع کرنے والے تھے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہی نہیں تھے یا نمازوں کے حوالے سے باقاعدگی، آداب اور خشوع و خضوع کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ نماز وہ اولین رابطہ ہے جو مومن کا زندہ اور عملی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ شب و روز جوڑے رکھتا ہے۔ ہر امت کے زوال و انحطاط اور بگڑنے کا پہلا قدم نماز ضائع کر دینا ہے۔ اس کی وجہ سے تعلق مع اللہ میں کمی آتی ہے اور رفتہ رفتہ دل کی غفلت اس حد تک پہنچتی ہے کہ امت کی اکثریت شریعت کے بجائے خواہشات کی پیروی کرنے لگتی ہے۔ پھر اگر وہ اس روش سے باز نہ آئے تو جلد ہی اُسے برے عذاب کی صورت میں، اپنی گمراہی کی سزا سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

آیات تا

پرہیزگاروں کا حسین انجام

إِلَّا مَنْ تَابَ	سوائے اُس کے جس نے توبہ کی
وَأَمَنَ	اور ایمان لایا
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور عمل کیا اچھا
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	پس یہ لوگ داخل ہوں گے جنت میں
وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝۱۰	اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا کچھ بھی۔
جَنَّتِ عَدْنِ الْاِتِّى وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ	وہ رہنے والے باغات ہیں جن کا وعدہ کیا ہے رحمان نے اپنے بندوں سے اُن کے بن دیکھے
إِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ۝۱۱	بے شک ہے اُس کا وعدہ پورا ہونے والا۔
لَا يَسْعَوْنَ فِيهَا لُغْوًا إِلَّا سَلَامًا	وہ نہیں سنیں گے اُس میں کوئی غیر ضروری بات مگر سلامتی کی دعا
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًا ۝۱۲	اور اُن کے لیے رزق ہوگا اُس میں صبح اور شام۔
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًا ۝۱۳	یہ وہ جنت ہے جس کا ہم وارث بنائیں گے اپنے بندوں میں سے اُس کو جو پرہیزگار ہوگا۔

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ جو لوگ گناہوں سے سچی توبہ کریں گے اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہیں گے اور اچھے اعمال کریں گے اُن کے لیے جنت کی دائمی نعمت ہے۔ ایسی جنت کہ جس میں اُنہیں کوئی ناخوشگوار بات نہ سننی پڑے گی۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالیاں، فتنہ و فساد اور شہوانیت کی باتیں، فحش گانے، غرض ہر گندی بات سننے سے اُن کے پاکیزہ کان محفوظ رہیں گے۔ وہاں جو کلام بھی سنیں گے وہ سلامتی، بھلائی اور خوشی میں اضافہ کرے گا۔ پھر اُنہیں صبح و شام جنت کی عمدہ نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ یہ عمدہ انعام ہے دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرنے کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پرہیزگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

آیات تا

نبی اکرم ﷺ کی قرآن کریم سے محبت

وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ	اور (اے جبرائیل! کہو نبی سے) ہم نہیں اترتے مگر آپ کے رب کے حکم سے
لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا	اُسی کے اختیار میں ہے جو ہمارے سامنے ہے
وَمَا خَلْفَنَا	اور جو ہمارے پیچھے ہے
وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ	اور جو کچھ اس کے درمیان ہے
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝۲۶	اور نہیں ہے آپ کا رب بھولنے والا۔
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور اُس کا بھی جو ان کے درمیان ہے
فَاعْبُدْهُ	پس آپ اُسی کی عبادت کیجئے
وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ	اور قائم رہیے اُس کی عبادت پر

ہَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَبِيًّا ۝۱۵	کیا آپ جانتے ہیں اُس کا کوئی ہم نام؟۔
---------------------------------	---------------------------------------

ان آیات کے پس منظر میں نبی اکرم ﷺ کی قرآن کریم سے محبت ہے۔ آپ ﷺ کو وحی کا شدت سے انتظار رہتا تھا۔ اگر کبھی وحی کا نزول طویل وقفہ کے بعد ہوتا تو آپ ﷺ حضرت جبرائیل سے تاخیر سے آنے کا شکوہ اور وحی جلدی جلدی لانے کی فرمائش کرتے۔ جواب میں حضرت جبرائیل نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا کہ ہم خود نہیں آتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی لے کر آتے ہیں۔ ہم سراپا اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ ہم کیا، کائنات کی ہر شے ہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ آپ پوری استقامت کے ساتھ اُسی کی بندگی کرتے رہیے خواہ وحی کی صورت میں دلجوئی و تسلی آنے میں تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ہم نام کوئی نہیں اور صفات و کمال میں کوئی اُس کا شیل نہیں۔ لہذا بندگی کے لائق صرف اور صرف وہی ہے۔

آیات تا

کیا مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِئْتُ	اور کہتا ہے انسان کیا جب میں مر جاؤں گا
لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝۱۶	تو کیا واقعی نکالا جاؤں گا دوبارہ زندہ کر کے؟۔
أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ	کیا یاد نہیں کرتا انسان
أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝۱۷	ہم ہی نے پیدا کیا اُسے اس سے پہلے جبکہ وہ کچھ بھی نہیں تھا۔
فَوَرَبِّكَ لَنَحْضَرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينِ	پس اے نبی! قسم ہے آپ کے رب کی ہم ضرور جمع کریں گے انہیں اور تمام شیطانوں کو
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝۱۸	اور ہم ضرور حاضر کریں گے انہیں جہنم کے گرد کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

ثُمَّ لَنُنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ	پھر ہم ضرور علیحدہ نکالیں گے ہر گروہ میں سے
أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا ۝۶۹	اُسے جو اُن میں زیادہ سخت تھا رحمان کے خلاف سرکشی میں۔
ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝۷۰	پھر ہم ہی خوب جانتے ہیں اُنہیں جو زیادہ مستحق ہیں جہنم میں ڈالے جانے کے۔
وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا	اور تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ گزرنے والا ہے جہنم پر
كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝۷۱	یہ بات آپ کے رب کے ذمہ ہے، طے شدہ ہے۔
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا	پھر ہم بچالیں گے اُنہیں جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں
وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝۷۲	اور ہم چھوڑ دیں گے ظالموں کو جہنم میں کہ وہ کھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

مشرکین بار بار پوچھتے تھے کہ کیسے ممکن ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جاسکے؟ جواب دیا گیا کہ وہ غور نہیں کرتے کہ انسان تھا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ اُسے وجود میں لے آیا! انسانوں کو پہلی بار وجود میں لانے والا اللہ اپنی ذات کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہے کہ وہ نہ صرف تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا بلکہ سب کو جہنم کے قریب لے آئے گا۔ پھر متقیوں کو جہنم سے بچالے گا اور نافرمانوں کو جہنم میں جھونک دے گا۔ ایسے مجرموں کو زیادہ سخت عذاب دے گا جو دنیا میں کافروں کے سردار اور قائدین تھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں انتہائی سرکش تھے۔ یہ لوگ گھٹنوں کے بل جہنم میں بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ آمین!

آیات تا

اللہ تعالیٰ مال نہیں اعمال دیکھتا ہے

وَإِذَا تَشَلَّى عَلَيْهِمْ أَيْتُنَا بَيِّنَاتٍ	اور جب تلاوت کی جاتی ہیں اُن پر ہماری واضح آیات
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا	تو پوچھتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے
أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ أَحْسَنُ نَدِيًّا ۝۳۶	دونوں گروہوں میں سے کون بہتر ہے مرتبہ کے اعتبار سے اور اچھا ہے مجلس کے اعتبار سے؟
وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ	اور ہم نے ہلاک کیا ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو
هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِعْيًا ۝۳۷	وہ بہتر تھیں ساز و سامان اور شان و شوکت کے اعتبار سے۔
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ	اے نبی! فرمائیے جو کوئی ہوتا ہے گمراہی میں
فَلْيَبْذُذْ لَهُ الرِّحْلَ مَدًّا	تو مہلت دیتا ہے اُسے رحمان کافی مہلت
حَتَّىٰ إِذَا رَاوَمَا يُوْعَدُونَ	یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے وہ چیز جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے
إِلَّا الْعَذَابَ وَإِنَّمَا السَّاعَةُ	خواہ عذاب یا قیامت
فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا وَ أَضْعَفُ جُنْدًا ۝۳۸	پھر وہ جان لیں گے کہ کون برا ہے جگہ کے لحاظ سے اور کمزور ہے لشکر کے اعتبار سے۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى	اور بڑھاتا ہے اللہ اُن کو جنہوں نے ہدایت پائی ہدایت میں
وَالْبَقِيَّةُ الصُّلِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں آپ کے رب کے نزدیک بدلہ کے اعتبار سے
وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٦٦﴾	اور بہتر ہیں انجام کے اعتبار سے۔

مشرکین مکہ کو جب قرآن حکیم کی واضح آیات سنائی جاتیں تو وہ طنز کرتے کہ ہماری محفل میں تو بڑے بڑے سردار اور معاشرہ کے اونچے طبقات ہوتے ہیں جبکہ اسلام قبول کرنے والوں کی اکثریت فقراء اور غرباء پر مشتمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہمیت مال و متاع کی نہیں صالح اعمال کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ

"بے شک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتیں اور مال اور لیکن وہ دیکھتا ہے تمہارے دل اور اعمال"۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے ماضی میں ایسے کئی لوگوں کو ہلاک کیا جو دنیوی جاہ و حشمت میں بڑے نمایاں مقام پر تھے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ اُسے دنیا میں مال و متاع دے کر اُس کی رسی دراز کرتا ہے۔ اگر وہ نافرمانی سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ اُس پر عذاب نازل فرماتا ہے اور پھر نافرمان کو اپنی اصل اوقات کا علم ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرماتا ہے۔ ہر آزمائش کے موقع پر اُسے صحیح راہ اختیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اُسے برائیوں سے بچاتا ہے اور نیکیوں کی توفیق بخشتا ہے۔ بلاشبہ یہ نیکیاں ہی باقی رہنے والی ہیں اور آخرت میں کام آنے والا بہترین توشہ ہیں۔

آیات تا

کیا مال و اولاد کی کثرت اللہ کی رضا کی علامت ہے!

اَفَرَأَيْتِ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا	اے نبی! کیا آپ نے دیکھا اُسے جس نے انکار کیا ہماری
---	--

آیات کا	
اور کہا مجھے ضرور دیا جائے گا مال اور اولاد۔	وَقَالَ لَأَوْتَيْنَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿۷۸﴾
کیا وہ آگاہ ہو گیا ہے غیب سے	أَطَّلَعَ الْغَيْبِ
یا اُس نے لے لیا ہے رحمان سے کوئی وعدہ۔	أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ﴿۷۹﴾
ہر گز نہیں! ہم لکھ لیں گے جو یہ کہہ رہا ہے	كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ
اور ہم اضافہ کریں گے اُس کے لیے عذاب میں سے خوب اضافہ۔	وَنَسُدُّ لَكَ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۸۰﴾
اور ہم وارث ہوں گے اُس کے جو وہ کہہ رہا ہے	وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ
اور وہ آئے گا ہمارے پاس تنہا۔	وَيَأْتِبُنَا فَرْدًا ﴿۸۱﴾

ان آیات میں مشرکین مکہ کی ایک گمراہی کا ازالہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا میں ہمیں مال و اولاد سے نوازا گیا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہے اور قیامت میں بھی ہمیں اسی طرح سے نعمتیں دی جائیں گی۔ جواب دیا گیا کہ کیا یہ غیب کا علم رکھتے ہیں جو مستقبل کی خبریں یعنی قیامت کے احوال بتا رہے ہیں۔ مال و اولاد کا ملنا اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت نہیں بلکہ آزمائش کی ایک صورت ہے۔ مشرکین اس آزمائش میں ناکام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مال و دولت کی وجہ سے تکبر کیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ مال و اولاد دنیا میں رہ جائے گا یہ تنہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ پھر اپنے جھوٹے دعووں اور سیاہ اعمال کا وبال چکھیں گے۔

آیات تا

جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہو ادینے لگے

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝	اور اُنہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے سوا دوسرے معبود
كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝	تاکہ وہ اُن کے مددگار بنیں۔
	ہر گز نہیں! وہ انکار کریں گے اُن کی عبادت کا
	اور ہو جائیں گے اُن کے مخالف۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا فرشتوں اور دیگر نیک ہستیوں کو معبود بناتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کی سفارش کریں۔ معاملہ اس کے برعکس ہوگا۔ اُن کے یہ معبود اُن کی تمام عبادات یعنی دُعاؤں اور نذرونیاز سے اعلانِ براءت کریں گے اور شرک کرنے کی وجہ سے اُن سے نفرت کا اظہار کریں گے۔ وہ صاف کہیں گے کہ نہ ہم نے کبھی ان سے کہا تھا ہماری عبادت کرو، اور نہ ہمیں یہ خبر تھی کہ یہ ہماری عبادت کر رہے ہیں۔

آیات تا

روزِ قیامت کا حال

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤْزُهُمْ أَزًّا ۝	اور کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم چھوڑتے ہیں شیطانوں کو کافروں پر
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝	وہ اکساتے ہیں انہیں ابھار کر۔
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا ۝	پس اے نبی! جلدی نہ کیجئے ان پر
	بے شک ہم گن رہے ہیں ان کے لیے گنتی۔
	اُس روز ہم جمع کریں گے پرہیزگاروں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر۔

اور ہم ہانک دیں گے مجرموں کو جہنم کی طرف جبکہ وہ پیاسے ہوں گے۔	وَأَسْوَاقُ الْمَجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَرِدًّا ۝۸۶
وہ اختیار نہیں رکھتے ہوں گے سفارش کا	لَا يَبْلُغُونَ الشَّفَاعَةَ
سوائے اُس کے جس نے لے لیا ہو رحمان سے کوئی وعدہ۔	إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝۸۷

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ کافروں کو شیاطین اُکساتے ہیں اور وہ آپ ﷺ کی دعوت کے جواب میں طرح طرح کے اعتراضات، طعن اور اقدامات کرتے ہیں۔ عنقریب اُن کا برا انجام ہونے والا ہے۔ ان کے بارے میں جلدی نہ کیجیے۔ ان کے خاتمہ کے لیے الٹی گنتی شروع کی جا چکی ہے۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی مہمانوں کی طرح آؤ بھگت کی جائے گی۔ اس کے برعکس مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ کوئی بھی اُن کی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔

آیات تا

بدترین شرک... کسی کو اللہ کی اولاد قرار دینا

اور اُنہوں نے کہا بنا لیا ہے رحمان نے بیٹا۔	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝۸۸
اے مشرک! یقیناً تم لائے ہو بہت بھاری بات۔	لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝۸۹
قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اس سے	تَكَادُ السَّمُوتُ يَنْفَطَرْنَ مِنْهُ
اور زمین ٹکڑے ہو جائے	وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ
اور پہاڑ گر پڑیں ریزہ ریزہ ہو کر۔	وَتَخْرُ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۰

اَنْ دَعُوا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۙ	اِس لیے کہ اُنہوں نے دعویٰ کیا رحمان کے لیے بیٹے کا۔
وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۙ	اور نہیں ہے رحمان کی شایانِ شان کہ وہ بنائے بیٹا۔
اِنَّ كُلَّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	نہیں ہے کوئی آسمانوں میں اور زمین میں
اِلَّا اَتٰی الرَّحْمٰنَ عَبْدًا ۙ	مگر وہ حاضر ہوگا رحمان کے پاس بندہ بن کر۔
لَقَدْ اَحْصٰهُمْ	اللہ نے شمار کر رکھا ہے اُن سب کا
وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۙ	اور گن لیا ہے انہیں اچھی طرح سے۔
وَكُلُّهُمْ اَتِيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَرْدًا ۙ	اور وہ سب پیش ہوں گے اُس کے سامنے قیامت کے دن تنہا۔

کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بدترین شرک ہے۔ یہ شرک ایک ایسی گستاخی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ انتہائی گھٹیا کمزوریاں وابستہ کر دیتا ہے۔ بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اِس شرک کو اپنے خلاف گالی قرار دیا ہے۔ اِس شرک کی وجہ سے کائنات کی ہر شے غضبناک ہو جاتی ہے۔ آسمان پھٹ پڑنے کو تیار ہوتے ہیں، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو نا چاہتی ہے اور پہاڑ پھٹ کر ریزہ ریزہ ہونے والے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اُس نے ہر شے کو تھاما ہوا ہے۔ بلاشبہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی۔ اولاد سے جو مفادات وابستہ ہوتے ہیں اُن میں سے کسی ایک کی بھی اُسے ضرورت نہیں۔ ہر شے اُس کی مخلوق ہے۔ روز قیامت ہر انسان یا فرشتہ اُس کے سامنے اُس کے بندہ کے طور پر پیش ہوگا۔ پھر ہر انسان کو فرداً فرداً اُس کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے حاضر ہونا ہوگا۔

آیت

نیک لوگوں کے لیے دنیا میں انعام

۱۲	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا	بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے
۱۳	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور عمل کرتے رہے اچھے
۱۴	سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝۹۶	پیدا فرمادے گا رحمان اُن کے لیے محبت۔

یہ آیت بشارت دے رہی ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اچھے اعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اُن کے لیے محبت کے جذبات پیدا فرمادیتا ہے۔ مکہ کی گلیوں میں آج جنہیں ستایا جا رہا ہے قریب ہے وہ وقت جب وہ اپنے اخلاص، اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ کی وجہ سے محبوبِ خلاق بن جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَىٰ جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ (بخاری)

"جب محبت فرماتا ہے اللہ اپنے کسی بندے سے تو ندا دیتا ہے جبرائیلؑ کو کہ اللہ محبت کرتا ہے فلاں سے لہذا تم بھی اُس سے محبت رکھو تو محبت کرنے لگتے ہیں اُس سے جبرائیلؑ، پھر ندا دیتے ہیں جبرائیلؑ تمام آسمان والوں کو کہ اللہ محبت کرتا ہے فلاں سے لہذا تم بھی اُس سے محبت رکھو تو محبت کرنے لگتے ہیں اُس سے آسمان والے بھی، پھر پیدا کر دی جاتی ہے اُس کی مقبولیت زمین میں بھی۔"

آیت

تبلیغ کا فرض قرآنِ حکیم کے ذریعہ ادا کیا جائے

فَاتِمَا يَسِّرَنَّ لَهُ بِلْسَانِكَ	پس اے نبیؐ! بے شک ہم نے تو آسان کر دیا ہے قرآن کو آپؐ کی زبان میں
--------------------------------------	---

لَتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ	تاکہ آپ اس کے ذریعہ بشارت دیں پر ہیزگاروں کو
وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدَا ۙ ﴿۹۷﴾	اور خبردار کریں اس کے ذریعہ جھگڑنے والے لوگوں کو۔

اس آیت میں خبر دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو عربی مبین میں نازل فرما کر سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت سہل و صاف زبان میں کھول کھول کر پرہیزگاروں کو بشارت سناتی ہے اور جھگڑالو لوگوں کو بدکرداریوں کے خراب نتائج سے خبردار کرتی ہے۔ اب نبی اکرم ﷺ کو چاہیے کہ اسی قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو اچھے اجر کی خوشخبریاں دیں اور حق کے بارے میں جھگڑنے والوں کو اسی کے ذریعہ برے انجام کی وعید سنائیں۔ گویا تبلیغ کے ہر اسلوب کے لیے قرآن حکیم ہی کو ذریعہ بنایا جائے۔

آیت

دنیا میں دوبارہ آکر گناہوں کی تلافی نہیں کی جاسکتی

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ	اور ہم نے ہلاک کیا ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو
هَلْ تُحِشُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ	کیا محسوس کرتے ہو ان میں سے کسی کو
أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۙ ﴿۹۸﴾	یا سنتے ہو ان کی کوئی آہٹ۔

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ ماضی میں کتنی ہی بد بخت قومیں اپنے جرائم کی پاداش میں ہلاک کی جا چکی ہیں۔ ان کا نام و نشان ہی صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ آج ان کے اکڑ کر چلنے والے قدموں کی آہٹ یا تکبر سے کی جانے والی حق کی مخالفت کی ذرا سی بھینک بھی سنائی نہیں دیتی۔ لہذا جو لوگ نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے حق کا انکار کر رہے ہیں وہ ہوش کے ناخن لیں۔ ممکن ہے

اُنہیں بھی کوئی تباہ کن عذاب آگھیرے اور تہس نہس کر ڈالے۔ پھر وہ آخرت میں بڑے عذاب سے دوچار ہوں گے۔ اُنہیں موقع نہیں ملے گا کہ وہ دنیا میں پھر سے آکر گناہوں کی تلافی کر سکیں اور اپنی آخرت سنوار سکیں۔

سورہ کھ

حضرت موسیٰ کی داستانِ حیات

اس سورہ مبارکہ میں حضرت موسیٰ کی حیاتِ مبارکہ کے تین ادوار کا بیان ہے:

- I. ولادت تا مدین روانگی آیات تا
- II. مدین سے مصر واپسی تا فرعون کی ہلاکت آیات تا اور
- III. مصر سے صحراء سینا ہجرت تا وصال آیات تا

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات تا
 - آیات تا
 - آیات تا
 - آیات تا
 - آیات تا
 - آیات تا
 - آیات تا
- پُر شکوہ تمہید
- حضرت موسیٰ کی داستانِ حیات
- احوالِ قیامت
- عظمتِ قرآن
- قصہ آدم و ابلیس
- قرآن سے غفلت کا حسرتناک انجام
- مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش

آیات تا

نبی اکرم ﷺ سے اظہارِ شفقت

طاہا	طہ
اے نبی! ہم نے نہیں نازل کیا آپ پر یہ قرآن کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔	مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ۝۲
مگر یہ یاد دہانی ہے اُس کے لیے جو ڈرتا ہے۔	إِلَّا تَذَكُّرَةً لِّمَن يَخْشَى ۝۳
نازل کیا گیا ہے اُس کی طرف سے جس نے پیدا فرمایا زمین اور بلند آسمانوں کو۔	تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمُوتِ الْعُلَى ۝۴

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دلجوئی کا مضمون ہے۔ اہل مکہ کی اکثریت نے قرآنِ حکیم کی ناقدری کی جس پر آپ ﷺ انتہائی دلگیر تھے۔ بعض اوقات خیال کرتے تھے کہ شاید میری کسی کوتاہی کی وجہ سے لوگ بات نہیں سمجھ پارہے۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ قرآنِ حکیم وسیع و عریض زمین اور بلند و بالا آسمانوں کے خالق کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ یہ لوگوں کے لیے حقائق کی یاد دہانی کی خاطر نازل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ آپ ﷺ نے یاد دہانی کرانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی جوابدہی کا احساس ہے وہ ضرور اس قرآن سے یاد دہانی حاصل کر لیں گے۔ آپ ﷺ قرآنِ حکیم سے غفلت اختیار کرنے والوں کی محرومی پر غمگیں نہ ہوں۔

آیات تا

عظمتِ باری تعالیٰ

وہ بے حد مہربان تختِ حکومت پر بیٹھا۔	الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝۵
--------------------------------------	---

اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے	لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اور جو کچھ زمین میں ہے	وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ نیچے ہے گیلی زمین کے۔	وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ⑥
اور اگر تم پکار کر کہو بات	وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
تو بے شک وہ جانتا ہے ہر راز کو اور پوشیدہ تر بات کو بھی۔	فَاِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ⑤
اللہ وہ ہستی ہے کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اُسی کے لیے ہیں سارے خوبصورت نام۔	لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ⑧

بَیِّنَات

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کائنات کے تحت حکومت کا تنہا مالک ہے۔ آسمانوں، زمین اور اُن کے درمیان کی ہر شے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ یہاں تک کہ زمین کی گیلی تہہ کے نیچے جو کچھ ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے تابع ہے۔ کوئی بات ظاہر ہو یا پوشیدہ وہ سب سے واقف ہے۔ یہاں تک کہ مخفی ترین خبریں بھی اُس کے علم میں ہیں۔ تمام اعلیٰ صفات اُسی کی ذات میں ہیں۔ بلاشبہ اُس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی عظمت اور بڑائی کا احساس پیدا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

حضرت موسیٰؑ پر ظہورِ نبوت

وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ مُوسٰی ⑨	اور کیا آگئی تمہارے پاس خبر موسیٰؑ کی۔
اِذْ رَا نَارًا	جب اُنہوں نے دیکھی آگ
فَقَالَ لِاهْلِهٖ اَمْكُثُوْا	تو فرمایا اپنے گھر والوں سے ذرا ٹھہرو
اِنِّیْ اَنْتُمْ نَارًا	بے شک میں نے دیکھی ہے آگ
لَعَلِّیْ اَتِیْکُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ	شاید میں لے آؤں تمہارے پاس اُس میں سے کوئی انگارہ
اَوْ اَجِدُ عَلٰی النَّارِ هُدًی ⑩	یا میں حاصل کروں آگ کے پاس کوئی رہنمائی (راستہ کی)۔
فَلَمَّا اَتَتْهَا	تو جب وہ آئے آگ کے پاس
نُوْدِیْ یُّمُوْسٰی ⑪	پکارا گویا اے موسیٰؑ!۔
اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ	بے شک میں تمہارا رب ہوں
فَاَخْلَعْ نَعْلَیْکَ	پس اپنے جوتے اتار دو
اِنَّکَ بِاَلْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ⑫	بے شک تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو۔
وَ اَنَا اَخْتَرْتُکَ	اور میں نے چن لیا ہے تمہیں
فَاَسْتَبِیعْ لِمَا یُوحٰی ⑬	پس غور سے سنو جو وحی کیا جاتا ہے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ پر نبوت کے ظہور کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدین سے مصر جا رہے تھے۔ دورانِ سفر ایک رات انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں آگ نظر آئی۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف

سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں اور میں نے تمہیں اپنی نبوت و رسالت کے لیے چن لیا ہے۔ اب میری طرف سے چند ابتدائی ہدایات کو بہت غور سے سنو۔

آیات تا

چار اہم ہدایات

إِنِّي أَنَا اللَّهُ	بے شک میں ہی اللہ ہوں
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا	نہیں ہے کوئی معبود میرے سوا
فَاعْبُدْنِي	پس میری عبادت کرو
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ⑬	اور قائم کرو نماز میری یاد کے لیے۔
إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ	بے شک قیامت آنے والی ہے
أَكَادُ أُخْفِيهَا	میں چاہتا ہوں کہ اُسے پوشیدہ رکھوں
لِنَجْزِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى ⑭	تاکہ بدلہ دیا جائے ہر جان کو اُس کا جو اُس نے کوشش کی ہے۔
فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا	پس ہر گز نہ روکے تمہیں اُس (پر ایمان لانے) سے وہ جو ایمان نہیں رکھتا اُس پر
وَاتَّبِعْ هَوَاهُ	اور وہ پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی
فَتَرْدِي ⑮	ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰ کو چار انتہائی اہم اور بنیادی ہدایات دی گئیں:

- I. معبودِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا اُسی کی بندگی کی جائے۔
- II. نماز قائم کی جائے جس کی اصل حکمت ہے اللہ تعالیٰ کو بار بار یاد کرنا۔
- III. آخرت آنے والی ہے جس میں ہر انسان کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اُس کا وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہر انسان کو نیک اعمال کے ذریعہ اُس کی تیاری کرنی چاہیے۔
- IV. کچھ بدنصیب آخرت کے حساب کتاب کا یقین نہیں رکھتے۔ ایسے ہی لوگ شریعت کے بجائے خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے محتاط رہا جائے۔ کہیں وہ ہمیں بھی آخرت کی تیاری سے غافل کر کے ہمیشہ ہمیش کے عذاب کی طرف نہ لے جائیں۔

آیات تا

حضرت موسیٰ کے دواہم معجزات

وَمَا تِلْكَ بَيِّنَاتُ لِمُوسَىٰ ۖ	اور کیا ہے وہ تمہارے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ۔
قَالَ هِيَ عَصَايَ	کہا موسیٰ نے وہ میرا عصا ہے
أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا	میں ٹیک لگاتا ہوں اُس پر
وَأَهْشَىٰ بِهَا عَلَىٰ غَنِيٍّ	اور میں پتے جھاڑتا ہوں اُس سے اپنی بکریوں کے لیے
وَلِي فِيهَا مَأْرَبٌ أُخْرَىٰ	اور میرے لیے اُس میں کچھ اور فائدے بھی ہیں
قَالَ أَلْقِهَا لِمُوسَىٰ ۖ	فرمایا اللہ نے نیچے ڈال دواہم سے اے موسیٰ۔
فَأَلْقَاهَا	تو آپ نے نیچے ڈال دیا اُسے
فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۖ	پھر یکایک وہ سانپ تھا جو دوڑ رہا تھا۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ	فرمایا اللہ نے پکڑ لو اُسے اور مت ڈرو
سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝۲۱	ہم لوٹا دیتے ہیں اُسے پہلی حالت پر۔
وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ	اور دبالو اپنا ہاتھ اپنے بغل میں
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ	وہ نکلے گا بالکل سفید ہو کر بغیر کسی بیماری کے
آيَةً أُخْرَىٰ ۝۲۲	یہ دوسری نشانی ہے۔
لِنُرِيكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ۝۲۳	تاکہ ہم دکھائیں تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیوں میں سے۔
إِذْ هَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ	جاؤ فرعون کے پاس
إِنَّهُ طَغَىٰ ۝۲۴	بے شک وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

نبوت پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دو معجزات عطا فرمائے اور مزید نشانیاں دکھانے کی بشارت دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنا عصا پھینکا تو وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالا تو وہ چمک رہا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ ان معجزات کے ساتھ فرعون کے پاس جائیں اور اُسے اصلاح کی دعوت دیں کیونکہ وہ زمین میں فساد پھیلا رہا ہے اور حد سے بڑھ رہا ہے۔

آیات تا

حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعا اور اُس کی قبولیت

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝۲۵	عرض کی موسیٰؑ نے اے میرے رب! کشادہ کر دے میرے لیے میرا سینہ۔
-------------------------------------	--

وَايَسِّرْ لِي أَمْرِي ②	اور آسان فرمادے میرے لیے میرا کام۔
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ③	اور کھول دے گره میری زبان کی۔
يَفْقَهُوا قَوْلِي ④	تاکہ وہ لوگ سمجھ سکیں میری بات۔
وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ⑤	اور بنادے میرے لیے ایک مددگار میرے گھر والوں سے۔
هَٰرُونَ أَخِي ⑥	ہارون کو جو میرا بھائی ہے۔
اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ⑦	مضبوط فرمادے اس سے میری کمر۔
وَاشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ⑧	اور شریک کر دے اُسے میرے کام میں۔
كُنْ نَصِيحًا كَثِيرًا ⑨	تاکہ ہم دونوں تیری پاکی بیان کریں کثرت سے۔
وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ⑩	اور ہم تیرا ذکر کریں کثرت سے۔
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ⑪	بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔
قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسَىٰ ⑫	فرمایا اللہ نے تجھے دے دیا گیا جو تو نے مانگا اے موسیٰ !۔

یہ آیات حضرت موسیٰ کی ایمان افروز دعا اور پھر اُس کی قبولیت کا ذکر کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اُن کا سینہ کھول دیا جائے تاکہ اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات کا فہم اور اُن پر عمل آسان ہو۔ پھر اُن کی زبان اس قابل ہو کہ وہ روانی اور فصاحت سے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں اور لوگ اس پیغام کو سمجھ سکیں۔ اُن کی معاونت کے لیے اُن کے بڑے بھائی حضرت

ہارون کو بھی نبوت و رسالت سے سرفراز کیا جائے تاکہ دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور لوگوں کو حق کی دعوت پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ حضرت موسیٰؑ کی تمام دعائیں قبول کر لی گئی ہیں۔

آیات تا

حضرت موسیٰؑ کی حیات کا پہلا دور... ولادت تا مدین روانگی

اور اے موسیٰؑ ہم نے احسان فرمایا تھا تم پر ایک بار پہلے بھی۔	وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۝۳۷
جب ہم نے الہام کیا تھا تمہاری والدہ کو وہ جو الہام کرنا تھا۔	إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۝۳۸
یہ کہ رکھ دو اس بچے کو صندوق میں	أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ
پھر ڈال دو اس صندوق کو دریا میں	فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ
پھر ڈال دے گا اسے دریا ساحل پر	فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
اٹھالے گا اسے میرا دشمن اور اس کا دشمن	يَاخُذْهُ عَدُوِّي وَعَدُوُّ لَهٗ
اور میں نے ڈال دی تھی تم پر محبت اپنی طرف سے	وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي
تاکہ تمہاری پرورش کی جائے میری نگاہ کے سامنے۔	وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۝۳۹
جب چلتی جا رہی تھی تمہاری بہن	إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
تو کہنے لگی کیا میں بتاؤں تمہیں وہ جو اس کی پرورش کرے	فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ

فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ	پھر ہم نے لوٹا دیا تمہیں تمہاری والدہ کی طرف
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا	تاکہ ٹھنڈی ہو اُس کی آنکھ
وَلَا تَحْزَنَ	اور وہ غم نہ کرے
وَقَتَلْتَ نَفْسًا	اور جب تم نے قتل کر دیا تھا ایک جان کو
فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ	تو ہم نے بچا لیا تمہیں غم سے
وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا	اور ہم نے آزمایا تمہیں اچھی طرح سے
فَكَبَّتْ سَنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ	پھر تم رہے کچھ برس تک مدین والوں میں
ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يُّوسُفَ ۝	پھر تم آئے ہو طے شدہ وقت پر اے موسیٰ!۔

بِج

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی حیاتِ مبارکہ کے پہلے دور کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو خطرہ تھا کہ وہ فرعون جو بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کروا رہا تھا، آپ کو قتل کروادے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کو الہام کیا اور انہوں نے ایک تابوت میں ڈال کر آپ کو دریا کے حوالے کر دیا۔ دریا نے تابوت کو فرعون کے گھر پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپ میں ایسی کشش پیدا کر دی کہ فرعون کی زوجہ نے فرعون کو آپ کو قتل کرنے سے روک دیا۔ پھر آپ نے کسی خاتون کا دودھ قبول نہیں کیا۔ ایسے میں آپ کی بہن کی وساطت سے آپ کی والدہ کو بلایا گیا اور انہوں نے ہی آپ کی پرورش کی۔ پھر جب آپ جوان ہوئے تو ایک روز شہر میں ایک قبلی (فرعون کی قوم کا آدمی) کو ایک اسرائیلی پر ظلم کرتے دیکھا۔ آپ نے اُسے ظلم کی سزا کے طور پر ایک گھونسا مارا جس سے وہ مر گیا۔ گویا یہ قتلِ خطا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی اور اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا۔ البتہ فرعون آپ کی جان کا دشمن ہو گیا اور آپ جان بچانے کے لیے مصر سے مدین چلے گئے۔ مدین سے واپسی پر آپ طویٰ کی مقدس وادی میں پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ سے وہ شرفِ ہمکلامی عطا ہوا جس کی کچھ تفصیل ان آیات میں ہے۔

آیت تا

فرعون کے سامنے دعوتِ حق

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۝۳۱	اے موسیٰ! میں نے چن لیا ہے تمہیں اپنے لیے۔
إِذْ هَبَّ اُنْتِ وَاخُوكَ بِاَيَّتِي	جاؤ تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر
وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۝۳۲	اور سستی نہ کرنا میری یاد میں۔
إِذْ هَبَّا اِلَى فِرْعَوْنَ	دونوں جاؤ فرعون کے پاس
اِنَّهٗ طَغٰی ۝۳۳	بے شک وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔
فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا	پھر کہنا اُس سے نرم بات
لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰی ۝۳۴	شاید کہ نصیحت حاصل کرے یا ڈرنے لگے۔
قَالَا رَبَّنَا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّفْرِطَ عَلَيْنَا	دونوں نے کہا اے ہمارے رب! بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا
اَوْ اَنْ يَّطْغٰی ۝۳۵	یا سرکشی سے پیش آئے گا۔
قَالَ لَا تَخَافَا	فرمایا اللہ نے مت ڈرو
اِنِّیْ مَعَكُمَا	بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں
اَسْبَعُ وَاَرٰی ۝۳۶	سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔
فَاْتٰیہُ فَقُولَا	دونوں جاؤ اُس کے پاس اور کہو

ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں	إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ
پس بھیج دو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو	فَارْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ
اور انہیں عذاب نہ دو	وَلَا تُعَذِّبْهُمْ
ہم لائے ہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی	قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّنْ رَبِّكَ
اور سلامتی ہے اُس پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔	وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝۳۴
یقیناً وحی کیا گیا ہے ہماری طرف	إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا
بے شک عذاب تو اُس پر آئے گا جس نے جھٹلایا اور رخ پھیر لیا۔	إِنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝۳۵

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو حکم دیا کہ وہ فرعون کے پاس جائیں اور اُسے بڑی نرمی سے حق کی طرف بلائیں۔ دونوں نے فرعون سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور اُس کی طرف سے واضح نشانیاں لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان لو اور اُس کی ہدایات پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی سلامتیاں حاصل کر لو۔ بنی اسرائیل پر ظلم نہ کرو اور انہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ بھیج دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تمہیں برباد کر دے گا۔

آیات تا

حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے درمیان مکالمہ

پوچھا فرعون نے تو کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰؑ!	قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يُوسُفٰی ۝۳۶
--	--------------------------------------

قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝۵۰	فرمایا موسیٰؑ نے ہمارا رب وہ ہے جس نے عطا فرمائی ہر چیز کو اُس کی صورت پھر (اُس کی بقا کے لیے) رہنمائی دی۔
قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝۵۱	پوچھا فرعون نے تو کیا معاملہ ہوگا پہلی قوموں کا۔
قَالَ عَلِمَهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ	فرمایا موسیٰؑ نے اُن کا علم میرے رب کے پاس ہے کتاب میں
لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَىٰ ۝۵۲	میرا رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا	جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو بچھونا
وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا	اور چلا دیے تمہارے لیے اُس میں راستے
وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً	اور نازل کیا آسمان سے پانی
فَاخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ ثَبَاتٍ شَتَّىٰ ۝۵۳	اور پھر ہم نے نکالے اُس کے ذریعہ سے جوڑے طرح طرح کے نباتات کے۔
كُلُوا وَارْعُوا أَنْعَامَكُمْ	خود بھی کھاؤ اور چراؤ اپنے جانوروں کو بھی
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي السُّهُلِ ۝۵۴	یقیناً اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے۔
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ	اسی مٹی سے ہم نے پیدا کیا تمہیں
وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ	اور اسی میں ہم دوبارہ لوٹا دیں گے تمہیں
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝۵۵	اور اسی مٹی سے ہم نکالیں گے تمہیں دوسری بار۔

اور ہم نے دکھائیں فرعون کو اپنی تمام ہی نشانیاں	وَلَقَدْ اَرَيْنَاهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا
تو اُس نے جھٹلایا اور نہیں مانا۔	فَكَذَّبَ وَابٰی ﴿۵۶﴾

حضرت موسیٰؑ کی دعوت کے جواب میں فرعون نے پوچھا کہ آپ کا رب کون ہے؟ آپ نے جواب دیا وہ ہستی جس نے ہر مخلوق کو پیدا کیا، اپنی ضروریات پوری کرنے کی سمجھ دی اور طریقہ سکھایا۔ فرعون نے پوچھا ہمارے آباء و اجداد کے پاس تمہاری دعوت نہیں پہنچی کیا وہ گمراہ تھے؟ اگر حضرت موسیٰؑ ہاں کہہ دیتے تو گویا پوری قوم اُن کی دشمن ہو جاتی اور فرعون اپنی سازش میں کامیاب ہو جاتا۔ حضرت موسیٰؑ نے حکیمانہ جواب دیا کہ آباء و اجداد کا علم میرے رب کے پاس ہے اور اُس کا علم بالکل درست اور کامل ہے۔ میرے رب کا ہی یہ فیض ہے کہ اُس نے تمہارے لیے زمین بنائی، اُس میں مختلف منازل تک پہنچنے کے لیے راستے بنائے، بارش برسائی اور بارش کے ذریعہ تمہارے لیے اور تمہارے جانوروں کے لیے غذا کی طرح کی قسمیں پیدا فرمائیں۔ یاد رکھو اسی زمین کی مٹی سے اللہ تعالیٰ نے تم سب کو بنایا، اسی میں مرنے کے بعد تم لوٹا دیے جاؤ گے اور پھر اسی سے دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو معجزات دکھائے لیکن وہ بدنصیب ایمان لانے سے محروم رہا۔

آیات تا

معجزات کا مقابلہ جادو سے کرنے کی ناپاک کوشش

کہا فرعون نے کیا تم آئے ہو ہمارے پاس اس لیے کہ تم نکال دو ہمیں ہماری سرزمین سے اپنے جادو کے زور پر اے موسیٰؑ!	قَالَ اَجَعْتَنَّا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوسٰی ﴿۵۷﴾
تو ہم بھی ضرور لائیں گے تمہارے مقابلہ میں جادو ویسا ہی	فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرِ مِثْلِهٖ

پس ٹھہراؤ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت	فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا
نہ ہم خلاف کریں اُس کے اور نہ تم	لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ
اور جگہ ہونی چاہیے صاف میدان۔	مَكَانًا سَوًى ۵۸
فرمایا موسیٰؑ نے تمہارے لیے وعدہ کا وقت ہے زیب وزینت کا دن	قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ
اور یہ ہے کہ جمع ہو جائیں لوگ چاشت کے وقت۔	وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۵۹
پس واپس ہوا فرعون	فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ
پھر اُس نے جمع کیا اپنا مکر و فریب	فَجَمَعَ كَيْدَهُ
پھر آگیا (مقابلہ پر)۔	ثُمَّ آتَىٰ ۶۰
فرمایا فرعون یوں سے موسیٰؑ نے ہلاکت ہو تمہارے لیے	قَالَ لَهُمُ مُوسَىٰ وَيَكُفُّ
مت جھوٹ گھڑو اللہ پر	لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
ورنہ وہ تمہیں برباد کر دے گا عذاب سے	فَيُسْحِتْكُمْ بِعَذَابٍ
اور یقیناً نامراد ہو اوہ جس نے جھوٹ گھڑا۔	وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۶۱

فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دیا۔ یہ بہتان لگایا کہ آپ جادو کے ذریعہ مصر کے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اپنے اس ناپاک عزم کا اظہار کیا کہ ہم موسیٰؑ کی پیش کردہ نشانیوں کا مقابلہ جادو کے ذریعہ کریں گے۔ اُس نے حضرت موسیٰؑ سے ایک کھلے میدان میں مقابلہ کے لیے ایک دن اور وقت طے کیا۔ اُس دن وہ اپنے ملک کے تمام ماہر جادو گروں

کو مقابلہ کے لیے لے آیا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعونیوں کو بڑے سخت الفاظ میں خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات کو جادو اور اُس کے رسول کو جادو گر کہہ کر بہتان نہ لگاؤ۔ اگر تم بہتان لگانے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے قہر و غضب سے برباد کر دے گا۔

آیات تا

جادو گروں کا مقابلہ سے انکار

فَتَنَّا زَعْوًا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ	پس وہ جھگڑنے لگے اپنے معاملہ کے متعلق آپس میں
وَ أَسْرُوا النَّجْوَى ①	اور چپکے چپکے کرنے لگے سرگوشیاں۔
قَالُوا إِنَّ هَٰذِينَ لَسِحْرَانِ	کہنے لگے بلاشبہ یہ دو جادو گر ہیں
يُرِيدَان أَنْ يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا	چاہتے ہیں کہ نکال دیں تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے
وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى ②	اور مٹا دیں تمہاری مثالی تہذیب کو۔
فَاجْبِعُوا كَيْدَكُمْ	پس اکٹھی کر لو اپنی ساری چالیں
ثُمَّ اتَّبِعُوا صَفًّا	پھر آ جاؤ میدان میں صف باندھ کر
وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى ③	اور وہی کامیاب ہو گا آج جو غالب آیا۔

حضرت موسیٰؑ نے جادو گروں کے سامنے جب پورے یقین اور جلال کے ساتھ حق کی دعوت رکھی اور انہیں حق کی مخالفت کرنے پر عذاب سے ڈرایا تو وہ سمجھ گئے کہ حضرت موسیٰؑ جادو گر نہیں ہیں۔ جادو گر تو کرتب دکھا کر اور چاپلوسی کر کے لوگوں سے پیسہ بٹورنے والا ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا لکارنے کا انداز تو کچھ اور ہی ہے۔ اس انداز نے اُن کے حوصلے پست کر دیے اور

انہوں نے مقابلہ سے انکار کر دیا۔ فرعون اور اُس کے سرداروں نے انہیں سمجھایا کہ آج کا دن مقابلہ کا نہیں بلکہ ہار یا جیت کا ہے۔ اگر تم ہار گئے تو تمہارا حسین و رنگین تہذیب و تمدن اور مادر پدر آزاد ثقافت کا خاتمہ ہو جائے گا اور مصر میں "ملائیت" کا دور آجائے گا۔ اپنے جادو کی مہارت کو پوری طرح استعمال کرو اور میدان میں اتر کر مقابلہ کے لیے ڈٹ جاؤ۔

آیات تا

حضرت موسیٰؑ کا جادو گروں سے مقابلہ

جادو گر بولے اے موسیٰ! کیا پہلے آپ ڈالیں گے	قَالُوا يٰمُوسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقٰى
اور یا ہم ہی ہو جائیں پہلے ڈالنے والے؟	وَ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾
فرمایا موسیٰؑ نے بلکہ تم ڈالو	قَالَ بَلْ اَلْقُوا
تو یکایک اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں خیال میں آئیں آپ کے، اُن کے جادو کی وجہ سے	فَاِذَا حَبَّالَهُمْ وَعَصِيَّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ
کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔	اِنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾
تو محسوس کیا اپنے جی میں کچھ خوف موسیٰؑ نے۔	فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوسٰى ﴿٦٧﴾
ہم نے کہامت ڈرواے موسیٰؑ	قُلْنَا لَا تَخَفْ
بے شک تم ہی غالب ہو گے۔	اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾
اور ڈال دو جو کچھ تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے	وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
وہ نکل جائے گا اُسے جو کاریگری انہوں نے کی ہے	تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا

اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٍ	بے شک اُنہوں نے جو کاریگری کی ہے وہ جادو کا فریب ہے
وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰی ۞۶۹	اور کامیاب نہیں ہوتا جادو گر جہاں بھی وہ آئے۔
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا	تو گرادیئے گئے جادو گر سجدے میں
قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰی ۞۷۰	کہنے لگے ہم ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ کے رب پر۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اور جادو گروں کے درمیان مقابلہ کا واقعہ بیان ہوا۔ جب مقابلہ شروع ہوا تو جادو گروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں اور لوگوں کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ سانپوں کی طرح رینگ رہی ہیں۔ اس منظر کو دیکھ کر حضرت موسیٰؑ بھی ڈر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی دی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ آپ اپنا عصا پھینکیں۔ اُن کا عصا حقیقی اژدھا بن گیا اور جادو گروں کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل گیا۔ جادو گروں نے دیکھ لیا کہ حضرت موسیٰؑ کا عصا حقیقی اژدھا بنا ہے اور ایسا کرنا جادو کے ذریعہ ممکن نہیں ہے۔ یہ واقعی ایسا معجزہ ہے جسے اللہ کا کوئی رسول ہی دکھا سکتا ہے۔ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی رسالت اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے۔

آیات تا

فرعون کی دھمکی اور نو مسلموں کی استقامت

قَالَ اٰمَنْتُمْ لِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ	کہا فرعون نے (جادو گروں سے) تم نے موسیٰؑ کی بات مان لی اس سے پہلے کہ میں اجازت دیتا تمہیں
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمْ السِّحْرَ	بے شک وہ یقیناً تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں سکھایا ہے جادو

فَلَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَارْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ	تو یقیناً میں بری طرح سے کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف طرفوں سے
وَأَصْلِبْكُمْ فِي جُدُوحِ النَّخْلِ	اور ضرور صلیب پر لٹکاؤں گا تمہیں کھجور کے تنوں پر
وَلَتَعْلَمَنَّ إِنِنَّا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَى ④	اور تم ضرور جان لو گے کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ شدید ہے اور دیر تک رہنے والا ہے۔
قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ	کہا جادو گروں نے ہم ہر گز ترجیح نہیں دیں گے تجھے اُس پر جو آچکا ہے ہمارے پاس واضح نشانیوں میں سے
وَالَّذِي فَطَرَنَا	اور اُس ہستی پر جس نے پیدا کیا ہے ہمیں
فَأَقْضَ مَا أَنْتَ قَاضٍ	سو تو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے
إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ⑤	بے شک تو فیصلہ کر سکتا ہے اس دنیا کی زندگی کے بارے میں۔
إِنَّا أَمْنَا بِرَبِّنَا	ہم تو ایمان لے آئے ہیں اپنے رب پر
لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا	تاکہ وہ بخش دے ہماری خطاؤں کو
وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ	اور اُس کو جو تو نے مجبور کیا تھا ہمیں جادو پر
وَاللَّهُ خَبِيرٌ وَأَبْقَى ⑥	اللہ ہی بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

جادو گروں کے ہار جانے اور پھر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آنے سے فرعون ڈر گیا کہ اب تو میری قوم بھی موسیٰؑ کے حق پر ہونے کو تسلیم کر لے گی۔ اُس نے بڑی عیاری سے اپنی قوم کی مت ماردی۔ اُس نے جادو گروں کو یہ کہہ کر کہ تم کیوں میری

اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے، قوم کو یہ تاثر دیا کہ میں تو خود چاہتا تھا کہ اگر موسیٰؑ کا حق پر ہونا ثابت ہو جائے تو سب کو اُن پر ایمان لانے کی اجازت دوں گا۔ پھر جادو گروں پر الزام لگایا کہ تم نے موسیٰؑ کے ساتھ مل کر خفیہ سازش کی ہے۔ تمہارا آپس کا مقابلہ جعلی تھا۔ تمہاری سازش کا مقصد شہر کے اصلی باشندوں کو بے دخل کر کے شہر پر قبضہ کرنا ہے۔ ان چالاکوں کے بعد اُس نے اپنی حکومت کی ہیبت طاری کرنے کے لئے جادو گروں کو بے دردی سے قتل کرنے کی دھمکی دی۔ فرعون کی یہ ساری مکاریاں ناکام ہو گئیں۔ جادو گروں کے جواب نے ثابت کر دیا کہ اُن کا ایمان لانا کسی سازش کا حصہ نہیں بلکہ اعترافِ حق کا نتیجہ ہے۔ جادو گروں نے جواب دیا کہ ہم پر حق واضح ہو چکا ہے۔ تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ تم ہماری دنیا کی زندگی ختم کر سکتے ہو لیکن آخرت میں جزا و سزا کا اختیار نہیں رکھتے۔ فیصلے آخرت میں ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ اُس روز اللہ تعالیٰ ہماری سابقہ خطائیں معاف فرمادے گا اور اس گناہ کو بھی جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا اور ہم اُس کے رسول کے سامنے مقابلہ پر اتر آئے۔

آیات تا

مجرموں اور مومنون کا انجام

اِنَّكَ مِنْ يَّاتٍ رَبِّكَ مُجْرِمًا	بے شک جو آئے گا اپنے رب کے پاس مجرم کے طور پر
اِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ	تو اُس کے لیے ہے جہنم
لَا يَمُوتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٤٣﴾	نہ وہ مرے گا اُس میں اور نہ ہی جیے گا۔
وَمَنْ يَّاتِهِ مُؤْمِنًا	اور جو آئے گا اُس کے پاس مومن بن کر
قَدْ عَمِلَ الصَّٰلِحٰتِ	اُس نے عمل بھی کیے اچھے
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٤٥﴾	تو یہ وہ خوش نصیب ہیں جن کے لیے بلند درجات

ہیں۔	
یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ	جَنَّتٍ عَدْنٍ
بہہ رہی ہیں جن کے نیچے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ہمیشہ رہیں گے اُن میں	خَالِدِينَ فِيهَا
یہ بدلہ ہے اُس کا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔	وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى ۖ

یہ آیات آخرت میں مجرموں اور مومنوں کے انجام کی نقشہ کشی کر رہی ہیں۔ بد نصیب مجرم جہنم میں اس حال میں ہوں گے کہ عذاب اور تکلیف کی وجہ سے نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ ہی مردوں میں۔ اس کے برعکس اچھے عمل کرنے والے مومنوں کے لیے جنت کی ہمیشہ ہمیش کی نعمتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اور جنت کی نعمتوں کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

فرعون اور اُس کے لشکروں کی ہلاکت

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ	اور ہم نے وحی کیا موسیٰ کی طرف
أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي	کہ رات کو لے کر نکلو میرے بندوں کو
فَأَضْرِبْ لَهُم مَّطَرِيقًا فِي الْبَحْرِ	پھر عصا کی ضرب سے بناؤ اُن کے لیے راستہ سمندر میں بالکل خشک
يَبْسًا لَا تَخْضُ دَرَكًا	نہ خوف رکھو پکڑے جانے کا
وَلَا تَخْشَى ۝۷	اور نہ ہی ڈرو ڈوبنے سے۔
فَاتَّبَعَهُمُ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ	پھر تعاقب کیا اُن کا فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ
فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝۸	تو چھا گیا اُن پر پانی میں سے جو کچھ کہ چھا گیا۔
وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ	اور گمراہ کیا فرعون نے اپنی قوم کو
وَمَا هَدَىٰ ۝۹	اور نہ دکھائی انہیں سیدھی راہ۔

ان آیات میں فرعون کی بربادی کا ذکر ہے۔ ایک طویل عرصہ تک جب فرعون ایمان نہ لایا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو لے کر رات میں نکل جائیں۔ فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور اُن کی قوم کا تعاقب کیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی بحر احمر کی ایک شاخ خلیج سوئز تک پہنچ گئے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر کے اس حصہ یعنی خلیج کے پانی پر عصا مارا۔ معجزہ کے ذریعہ پانی کے بیچوں بیچ ایک بالکل خشک راستہ وجود میں آگیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی خلیج عبور کر گئے۔ فرعون اور اُس کے لشکر جب خشک راستہ کے وسط میں پہنچے تو پانی

دوبارہ مل گیا اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے۔ فرعون کا دعویٰ تھا کہ اپنی قوم کو کامیابی کی راہ دکھائے گا، مگر دنیا میں اُس نے انہیں سمندر میں لاڈ بویا اور روزِ قیامت انہیں جہنم میں لے جا گرائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہ لیڈروں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات تا

بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات اور انہیں شکر گزاری کی تلقین

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے بچا لیا تمہیں تمہارے دشمن سے	يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِیْلُ قَدْ اُنْجَيْنٰکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ
اور ہم نے وعدہ کیا تم سے طور پہاڑ کے داہنی جانب	وَوَعَدْنَاکُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْاٰیْمَنِ
اور ہم نے نازل کیا تم پر من اور سلویٰ۔	وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلٰوٰی ﴿۱۰﴾
کھاؤ اُن پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے عطا کی ہیں تمہیں	کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ
اور اس میں حد سے نہ بڑھو	وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ
ورنہ اترے گا تم پر میرا غضب	فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ
اور جس پر بھی اترتا میرا غضب وہ تو برباد ہو گیا۔	وَمَنْ یَّحِلَّ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰی ﴿۱۱﴾
اور بے شک میں یقیناً بہت بخشنے والا ہوں اُسے جو توبہ کرے	وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ
اور ایمان لائے	وَ اٰمَنَ
اور عمل کرے اچھا	وَعَمِلَ صٰلِحًا

ثُمَّ اهْتَدَى ۝۸۶

اور پھر ہدایت کی راہ اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی۔ طور پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ کو شرف ہمکلامی بخشا، تورات کی صورت میں ہدایت عطا فرمائی اور بنی اسرائیل سے عہد شریعت لیا۔ سیناء کے صحراء میں آسمان سے من اور سلویٰ کی صورت میں خوراک فراہم کی۔ اب اُن کے لیے احسان مندی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ رزق کھا کر اُس کی نافرمانیاں نہ کریں، کھانے میں اسراف نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو جائیں گے۔ ہاں کبھی غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ توبہ، ایمان کی تجدید اور نیکی کی روش اختیار کرنے والوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

آیات تا

عجالت پسندی مناسب نہیں ہے

وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَىٰ ۝۸۶	پوچھا اللہ نے کس بات نے جلدی کرائی تمہیں اپنی قوم کے پاس سے آنے میں اے موسیٰ!۔
قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي	فرمایا موسیٰؑ نے وہ میرے ہی نقش قدم پر ہیں
وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۝۸۷	اور میں نے جلدی کی آپ کی طرف آنے میں اے میرے رب! تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔
قَالَ فَإِنَّكَ قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ	فرمایا اللہ نے پھر بے شک ہم نے آزمائش میں ڈال دیا ہے آپ کی قوم کو آپ کے بعد
وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝۸۸	اور گمراہ کر دیا ہے انہیں سامری نے۔

مصر سے ہجرت کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر بلا یا تاکہ تورات عطا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضری کے شوق میں انہوں نے جلدی کی اور کوہ طور پر مقررہ وقت سے پہلے چلے گئے۔ اُس وقت زیادہ ضرورت اس بات کی تھی کہ آپ

اپنی قوم میں رہ کر اُس کی تربیت کرتے اور فرعونوں کی غلامی سے پڑنے والے برے اثرات اُس سے دور کرنے کی کوشش کرتے۔ اس عجلت کا نقصان یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں آپ کی غیر حاضری طویل ہو گئی اور سامری نامی شخص کو قوم میں گمراہی پھیلانے کا موقع مل گیا۔ عجلت پسندی ایک بشری کمزوری ہے۔ نیک لوگوں میں اس کا اظہار خیر کے لیے ہوتا ہے اور عام لوگوں میں دنیا کے مختلف امور کے لیے۔ دونوں صورتوں میں یہ نقصان دہ ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ جلد بازی پر قابو پایا جائے اور کسی بھی کام کی پائیداری کے لیے ضروری ہے کہ اُسے اُس کی فطری رفتار سے ہی مکمل ہونے دیا جائے۔

آیات تا

سامری کی پیدا کردہ گمراہی

تو لوٹے موسیٰ اپنی قوم کی طرف انتہائی غصہ میں افسوس کرتے ہوئے	فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا
فرمایا اے میری قوم! کیا وعدہ نہیں کیا تھا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ	قَالَ يَقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعَدًّا حَسَنًا
کیا طویل ہو گئی تھی تم پر وعدے کی مدت	أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ
یا تم نے چاہا کہ اترے تم پر غضب تمہارے رب کا	أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّكُمْ
سو تم نے خلاف ورزی کی میرے وعدے کی۔	فَاخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِي ﴿١٦﴾
کہا قوم کے لوگوں نے ہم نے خلاف ورزی نہیں کی آپ کے ساتھ وعدے کی اپنے اختیار سے	قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلِكِنَا
اور لیکن ہم سے اٹھوایا گیا تھا بوجھ قوم فرعون کی زیب وزینت کا	وَلَكِنَّا حِينَا أَوْزَارًا مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ

فَقَدْ فُتِنَا	تو ہم نے پھینک دیا اُسے
فَكَذَّبْتَ اَلْقَى السَّامِرِیُّ ۝۱۵	پھر اس طرح ڈھالا اُسے سامری نے۔
فَاَخْرَجَ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا	پس بنا نکالا سامری نے اُن کے لیے ایک بچھڑا جو تھا ایک ڈھانچہ
لَهُ خَوَارٌ	اُس میں تھی گائے کی سی آواز
فَقَالُوا هَذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوسٰی	تو اُنہوں نے کہا یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا بھی معبود
فَنَسِیَ ۝۱۶	سو وہ تو بھول گئے۔
اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا	تو کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ جواب نہیں دیتا اُنہیں کسی بات کا
وَلَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝۱۷	اور نہ ہی اختیار رکھتا ہے اُن کے لیے نقصان کا اور نہ ہی نفع کا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر آگاہ فرمادیا کہ آپ کی قوم نے آپ کے پیچھے بچھڑے کی مورتی کی پوجا شروع کر دی ہے۔ آپ انتہائی غصہ میں قوم کی طرف واپس تشریف لائے۔ شرک کرنے والوں کو سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں سامری نے گمراہ کیا ہے۔ تفصیل اس گمراہی کی یہ ہے کہ جب فرعون سمندر میں غرق ہوئے تھے تو اُن کی لاشیں سمندر نے کنارے پر پھینک دی تھیں۔ بنی اسرائیل نے اُن کی لاشوں پر سے زیورات اتار لیے۔ اب ان زیورات کا بوجھ اُنہیں صحرا میں بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا۔ اُنہوں نے تمام زیورات ایک جگہ پھینک دیئے۔ سامری نے اُنہیں پگھلا کر بچھڑے کی سی ایک مورتی بنا دی جس میں ڈکرانے کی آواز آتی تھی۔ پھر اعلان کیا کہ حضرت موسیٰؑ کا معبود یہ بچھڑے کی مورتی ہے لیکن وہ بھول کر کہیں اور

معبود سے ملاقات کے لیے چلے گئے ہیں۔ بچھڑے کی مورتی نہ کسی بات کا جواب دے سکتی تھی اور نہ ہی کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتی تھی لیکن پھر بھی بنی اسرائیل کے ستر ہزار افراد نے اُسے معبود مان کر اُس کی پوجا شروع کر دی۔

آیات تا

قوم کی گمراہی اور حضرت ہارون کا طرزِ عمل

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ	اور یقیناً کہا تھا انہیں ہارونؑ نے اس سے پہلے
يَقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ	اے میری قوم! بے شک تم فتنہ میں پڑ گئے ہو اس بچھڑے سے
وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ	بے شک تمہارا رب تو رحمان ہے
فَاتَّبِعُونِي	پس اتباع کرو میری
وَاطِيعُوا أَمْرِي ۝۹۰	اور مانو حکم میرا۔
قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَكِفِينَ	وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم برابر اسی کے سامنے جے بیٹھے رہیں گے
حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۝۹۱	یہاں تک کہ لوٹ آئیں ہماری طرف موسیٰ۔
قَالَ يَهُودُ مَا مَنَعَكَ	فرمایا موسیٰؑ نے اے ہارونؑ! کس چیز نے روکا تمہیں
إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوْا ۝۹۲	جب تم نے دیکھا انہیں کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔
أَلَّا تَتَّبِعَنِ	کہ تم پیچھے نہیں آئے میرے

تو کیا تم نے نافرمانی کی میرے حکم کی۔	أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۙ
جواب دیا ہارونؑ نے اے میری ماں کے بیٹے!	قَالَ يَبْنَؤُمَّ
نہ پکڑیے میری داڑھی اور نہ ہی میرے سر کے بال	لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي
میں ڈرتا تھا کہ آپ کہیں گے کہ تم نے پھوٹ ڈال دی ہے بنی اسرائیل کے درمیان	إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ
اور انتظار نہیں کیا میرے فیصلہ کا۔	وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۙ

یہ آیات قوم کی گمراہی کے حوالے سے حضرت ہارونؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہی ہیں۔ انہوں نے مشرکین کو بچھڑے کی پرستش سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی۔ مشرکین نے جواب دیا کہ ہم حضرت موسیٰؑ کی آمد تک یہ عمل نہ چھوڑیں گے۔ وہ اس حوالے سے انتہائی ضد پر اتر آئے۔ اگر حضرت ہارونؑ مزید سختی کرتے تو مشرکین اور قوم کے دیگر افراد میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ قبائلی روایات میں ایسا ہونا بہت بڑی تباہی کا باعث ہوتا۔ انہوں نے قوم کو تفرقہ سے بچانے اور اس کی وحدت کو قائم رکھنے کے لیے اپنی سختی کو ایک حد سے آگے بڑھنے نہیں دیا اور حضرت موسیٰؑ کی آمد کا انتظار کیا۔

آیات تا

سامری اور اس کے معبود کا انجام

پوچھا حضرت موسیٰؑ نے تمہارا کیا معاملہ ہے اے سامری۔	قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا مَرْيَمُ ۙ
اُس نے کہا کہ میں نے وہ کچھ دیکھا جو لوگوں نے نہیں دیکھا	قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ
تو میں نے بھرلی ایک مٹھی رسول کے نقش قدم سے	فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ

فَبَذَلْتُهَا وَكَذَلِكَ	پھر میں نے ڈال دیا اُسے (پھٹڑے پر)
سَوَّلْتُ لِي نَفْسِي ۙ	اور اسی طرح بھجایا مجھے میرے جی نے۔
قَالَ فَادْهَبْ	فرمایا موسیٰؑ نے پس چلا جا
فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ	پھر بے شک تیرے لیے اس زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تو کہتا رہے گا مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے
وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ	اور بے شک تیرے لیے ایک اور وعدہ (عذاب کا) بھی ہے جس کی ہر گز تجھ سے خلاف ورزی نہیں کی جائے گی
وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا	اور دیکھ اپنے معبود کی طرف، تو سارا دن جس کے سامنے جم کر بیٹھا رہتا ہے
لَنُحَرِّقَنَّهُ	ہم ضرور جلا دیں گے اُسے
ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۙ	پھر ہم ضرور بکھیر دیں گے اُسے دریا میں اڑا کر۔
إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	بے شک تمہارا معبود اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
وَسِعَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمًا ۙ	وہ چھایا ہوا ہے ہر چیز پر اپنے علم سے۔

ان آیات میں سامری اور اُس کے تراشیدہ معبود کا انجام مذکور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے سامری سے باز پرس کی تو اُس نے حضرت موسیٰؑ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ میں نے آپ کے نقشِ قدم سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی تھی۔ وہ میں نے پھٹڑے کے جسم میں ڈالی تو اُس میں ایک آواز سی پیدا ہو گئی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا جا نواب تم زندگی بھر اچھوت کی طرح رہو گے۔ کوئی تمہارے

قریب آئے گا تو تمہیں تکلیف ہوگی اور تم اُسے اپنے پاس آنے سے روکو گے۔ تمہارے تراشے ہوئے معبود کو ہم جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیں گے اور اُس کی راکھ کو دریا میں بہا دیں گے۔ بلاشبہ معبودِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

آیات تا

قرآن میں بیان شدہ قصوں کی حکمت

کَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ	سی طرح اے نبی! ہم بیان کرتے ہیں آپ پر اُن واقعات میں سے جو گزر چکے ہیں
وَقَدْ اَتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۝۹۹	اور ہم نے عطا کی ہے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت۔
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ	تو جس نے رخ پھیرا اس سے
فَاِنَّهُ يَحْضِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۝۱۰۰	تو وہ یقیناً اٹھائے گا قیامت کے دن بوجھ۔
خُلْدٍ يَنْ فِيهِ	وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں
وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِمْلًا ۝۱۰۱	اور برا ہو گا اُن کے لیے روزِ قیامت بوجھ۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ قرآنِ حکیم میں واقعات کا بیان محض دلچسپی کے لیے نہیں بلکہ سبق آموزی کے لیے ہے۔ اب جس نے ان واقعات سے سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح نہ کی تو وہ روزِ قیامت نافرمانی کا ایک بھاری بوجھ لے کر آئے گا۔ یہ بوجھ بہت ہی برا ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیش اُس بوجھ کے عذاب میں مبتلا رہے گا۔ مفتی محمد شفیع معارف القرآن میں آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قرآن سے اعراض کی مختلف صورتیں ہیں۔ اس کی تلاوت کی طرف کوئی دھیان ہی نہ کرے، نہ کبھی قرآن پڑھنے اور سیکھنے کی فکر کرے، یا قرآن کو پڑھے مگر غلط سلط پڑھے، تصحیح حروف کی فکر نہ کرے۔ یا صحیح بھی پڑھے مگر بے دلی اور بے پروائی سے پڑھے،

یا کسی دنیوی مال و عزت کی خواہش سے پڑھے۔ اسی طرح قرآن کے احکام کو سمجھنے کی طرف توجہ نہ دینا بھی قرآن سے اعراض ہے اور سمجھنے کے بعد اُن پر عمل کرنے میں کوتاہی یا اُس کے احکام کی خلاف ورزی یہ تو اعراض کا انتہائی درجہ ہے۔ غرض قرآن کے حقوق سے بے پروائی کرنے کا بڑا وبال ہے جو قیامت کے روز بارگراں بنا کر اُس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔"

آیات تا

روزِ قیامت مجرموں کا حال

یَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ	جس روز پھونکا جائے گا صور میں
وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝۱۲	اور ہم جمع کریں گے مجرموں کو اُس روز اس حال میں کہ اُن کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔
يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ	چپکے چپکے سرگوشی کریں گے باہم
إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝۱۳	نہیں رہے تم (دنیا میں) مگر صرف دس دن۔
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ	ہم خوب جانتے ہیں اُسے جو وہ کہہ رہے ہوں گے
إِذْ يَقُولُ امْثُلُهُمْ طَرِيقَةً	جب کہے گا اُن میں سے زیادہ سمجھ رکھنے والا رائے کے لحاظ سے
إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝۱۴	نہیں رہے تم (دنیا میں) مگر صرف ایک دن

روزِ قیامت کچھ مجرم اس حال میں زندہ کیے جائیں گے کہ خوف سے اُن کی آنکھیں نیلی ہو چکی ہوں گی۔ باہم سرگوشیاں کر رہے ہوں گے کہ ہم دنیا میں صرف دس ہی دن تک رہے ہیں۔ گویا انہیں شدید ندامت ہو گی کہ ہم نے انتہائی مختصر سی مدت کو غفلت میں بسر کر کے کیسا گھائٹے کا سودا کیا ہے۔ ایسے میں اُن میں سے سب سے سمجھدار شخص کہے گا دس دن نہیں بلکہ تم تو صرف ایک

ہی دن دنیا میں رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غفلت سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی تیاری کے لیے نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

پہاڑوں اور زمین کا مستقبل

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ	اے نبی! وہ سوال کرتے ہیں آپ سے پہاڑوں کے بارے میں
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝	تو فرما دیجئے بکھیر دے گا انہیں میرا رب اڑا کر۔
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝	پھر چھوڑ دے گا زمین کو صاف میدان بنا کر۔
لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝	تم نہیں دیکھو گے زمین میں کوئی موڑ اور نہ ہی کوئی ٹیلہ۔
يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ	اُس روز سب لوگ پیچھے آئیں گے ایک پکارنے والے کے
لَا عِوَجَ لَهُ	ممکن نہیں ہوگا رخ پھیرنا اُس (کی پکار) سے
وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ	اور پست ہو جائیں گی آوازیں رحمان کے سامنے
فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝	تو نہیں سنو گے تم مگر مدھم سی آہٹ۔

ان آیات میں روز قیامت پہاڑوں اور زمین کی بدلی ہوئی کیفیت کا بیان ہے۔ پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دے گا۔ زمین کو کوٹ کوٹ کر صاف میدان بنا دے گا۔ زمین پر نہ کوئی ابھار نظر آئے گا اور نہ ہی کوئی موڑ۔ گویا زمین ایک بہت بڑے اجتماع کے لیے میدانِ حشر کی صورت میں تبدیل کر دی جائے گی۔ اب حضرت آدم سے لے کر آخری انسان کو پکارا جائے گا اور وہ

سب اللہ تعالیٰ کے سامنے میدانِ حشر میں حاضر ہو جائیں گے۔ خوف کی وجہ سے کوئی نہ بولے گا اور صرف قدموں کی آہٹ یا ہلکی ہلکی کھسر پھسر کی آواز سنائی دے گی۔

آیات تا

روزِ قیامت شفاعت کی حقیقت

یَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ	اُس روز نہیں فائدہ دے گی سفارش
إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ	سوائے اُس کے جسے اجازت دی رحمان نے
وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝۹	اور پسند فرمائی جس کی بات۔
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ	وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝۱۰	اور لوگ احاطہ نہیں کر سکتے اُس کا اپنے علم سے۔
وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ	اور جھک جائیں گے چہرے اُس کے سامنے جو ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے
وَقَدْ خَابَ مَنْ حَبَلَ ظُلْمًا ۝۱۱	اور ناکام ہو گا وہ جس نے اٹھایا بوجھ ظلم کا۔
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ	اور جو عمل کرتا ہے اچھا... وَهُوَ مُؤْمِنٌ... اور وہ مومن بھی ہے
فَلَا يَخْفُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝۱۲	تو اُسے اندیشہ نہیں رکھنا چاہیے کسی ظلم اور حق تلفی کا۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ روزِ قیامت شفاعت قبول نہ ہوگی مگر تین شرائط کے ساتھ۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جسے اجازت دے گا وہی شفاعت کر سکے گا۔ دوسرے یہ کہ شفاعت اُسی کے لیے کی جاسکے گی جس کے حق میں ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ تیسرے یہ کہ شفاعت کرنے والا صرف وہی بات کہے گا جسے اللہ تعالیٰ سننا پسند فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ہر عمل سے واقف ہے لہذا اُس کے سامنے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں بندے کو بے قصور ہونے کے باوجود سزا دی جا رہی ہے۔ اُس روز تمام چہرے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔ کسی کے ساتھ ظلم نہ ہوگا۔ کسی بے قصور کو سزا نہیں دی جائے گی اور نہ کسی کو اُس کے اچھے عمل کے اجر سے محروم کیا جائے گا۔ ظلم کرنے والا برباد ہوگا اور خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرنے والا کامیاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

آیت

مقصدِ نزولِ قرآن

وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا	اور اسی طرح سے ہم نے نازل کیا ہے اُسے قرآنِ عربی کی صورت میں
وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ	اور طرح طرح سے بیان کی ہیں اُس میں ڈرانے کی باتیں
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں
أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾	یا پیدا کر دے قرآن اُن کے لیے نصیحت۔

اس آیت میں قرآنِ حکیم کے نزول کا مقصد واضح کیا گیا۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے قرآنِ حکیم کو زبانِ عربی میں نازل کیا تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ پھر اس میں بار بار اور مختلف اسالیب سے گناہوں کے دنیا اور آخرت میں برے انجام کو بیان کیا تاکہ لوگوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

آیت علم کی فضیلت

پس بہت ہی بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے	فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ
اور اے نبی! جلدی نہ کیجئے قرآن کے بارے میں	وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ
اس سے پہلے کہ پورا کر دیا جائے آپ کی طرف اس کا وحی کرنا	مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ
اور دعا کیجئے اے میرے رب! بڑھادے مجھے علم میں۔	وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جس کا مقام انتہائی بلند ہے۔ قرآن مجید اُسی کے فرامین پر مشتمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ فرامین باری تعالیٰ یاد کرنے کے لیے جلدی نہ کریں۔ سکون سے وحی کے نزول کو وصول کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خود ہی یہ قرآن یاد کرا دے گا۔ البتہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ "اے میرے رب! بڑھادے مجھے علم میں"۔

آیات تا حضرت آدمؑ کی عظمت

اور ہم نے عہد لیا آدمؑ سے	وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ
اس سے پہلے تو وہ بھول گئے	مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ
اور ہم نے نہیں پایا اُن میں کوئی ارادہ (لغزش کا)۔	وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	اور یاد کرو جب ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو
فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ	تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے
اَبٰی ۝۱۲	اُس نے انکار کیا۔
فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوُّكَ وَ لِزَوْجِكَ	تو ہم نے کہا کہ اے آدم! یقیناً یہ تمہارا دشمن ہے اور تمہاری بیوی کا بھی
فَلَا یُخْرِجَنَّکُمَا مِنَ الْجَنَّةِ	تو کہیں وہ تم دونوں کو نکال نہ دے جنت سے
فَتَشْقٰی ۝۱۳	پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔
اِنَّ لَّكَ اِلَّا تَجُوْعَ فِیْہَا وَ لَا تَعْرِی ۝۱۴	بے شک تمہارے لیے یہ ہے کہ تم نہ بھوک محسوس کرتے ہو یہاں اور نہ ہی برہنگی۔
وَ اَنْتَ لَا تَظْمَؤُا فِیْہَا وَ لَا تَصْحٰی ۝۱۵	اور بے شک تمہیں نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ۔

ان آیات سے قصہ آدمؑ و ابلیس کا بیان شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تمام فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا۔ ابلیس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بتا دیا کہ یہ تمہارا اور تمہاری زوجہ اماں حوا کا دشمن ہے۔ وہ تمہیں اُس جنت سے نکلوانے کی کوشش کرے گا جس میں تمہارے لیے چین و سکون ہے۔ وہاں بغیر کسی مشقت کے تمام بنیادی ضروریات تمہیں فراہم کی جا رہی ہیں یعنی غذا، لباس، مکان اور پانی۔ جنت میں تمہیں نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔ نہ گرمی کی شدت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی لباس کی ضرورت۔ گویا اگر جنت سے نکل گئے تو پھر بنیادی ضروریات حاصل کرنے کے لیے بھی مشقت اٹھانی پڑے گی۔

آیات تا

ابلیس کا دھوکہ اور اللہ کا کرم

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ	پھر وسوسہ پیدا کیا آدمؑ میں شیطان نے
قَالَ يَادُمْ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ	کہنے لگا اے آدمؑ! کیا میں آگاہ کروں تمہیں ہمیشگی کے درخت سے
وَمُلْكٍ لَا يَبُولُ ۝۱۰	اور ایسی بادشاہی سے جو کبھی ختم نہ ہو
فَاَكَلَا مِنْهَا	پس اُن دونوں نے کھایا اُس درخت میں سے
فَبَدَّتْ كَهْمَا سَوَاءً مِمَّا	تو ظاہر ہو گئیں اُن پر اُن کی شرم گاہیں
وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	اور لگ گئے دونوں ڈالنے اپنے اوپر جنت کے پتے
وَعَطَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۝۱۱	اور ٹال دیا حکم آدمؑ نے اپنے رب کا اور بہہ گئے جذبات میں۔
ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ	پھر چن لیا انہیں اُن کے رب نے
فَتَابَ عَلَيْهِ	سو نظر کرم کی اُن پر
وَهَدَىٰ ۝۱۲	اور انہیں ہدایت دی۔
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا	فرمایا اللہ نے اتر جاؤ دونوں اس جنت سے اکٹھے
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ	تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے
فَاَمَّا يَاتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى	پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ۝۱۳۳	پس نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی مشقت میں پڑے گا۔

جنت میں ابلیس حضرت آدمؑ کو بہکانے میں کامیاب ہو گیا۔ اُن سے کہا کہ تم ایک خاص درخت کا پھل کھاؤ گے تو ہمیشہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گے اور ایسی بادشاہت ملے گی جس پر کبھی زوال نہ آئے گا۔ حضرت آدمؑ اور اُن کی زوجہ نے اُس درخت کا پھل کھا لیا جسے اللہ تعالیٰ نے ممنوع قرار دیا تھا۔ اب اُنہیں جنت کے لباس سے محروم کر دیا گیا لہذا اُنہیں برہنگی کا احساس ہونے لگا۔ اُنہوں نے جنت کے پتوں سے خود کو ڈھانپنا شروع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی اور دنیا میں خلافت کے لیے بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آگاہ کیا کہ میں تمہاری ہدایت کے لیے وحی کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ جس نے میری وحی کی پیروی کی وہ گمراہی اور بد بختی سے محفوظ رہے گا۔

آیات تا

قرآن سے غفلت برتنے والا روزِ قیامت اندھا ہوگا

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي	اور جس نے رخ پھیرا میرے ذکر سے
فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا	تو بے شک اُس کے لیے ہوگی گزران تنگ
وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ۝۱۳۴	اور ہم اٹھائیں گے اُسے روزِ قیامت اندھا۔
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى	وہ کہے گا اے میرے رب! کیوں اٹھایا ہے تو نے مجھے اندھا
وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝۱۳۵	اور میں تو تھا دیکھنے والا۔
قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا	فرمائے گا اللہ اسی طرح آئیں تھیں تیرے پاس ہماری

آیات	
پس تو نے بھلا دیا انہیں	فَنَسِيتَهَا
اسی طرح آج تو بھی فراموش کر دیا گیا ہے۔	وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ۝۱۲۶
اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اُسے جو حد سے گزرا	وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ
اور ایمان لایا ہی نہیں اپنے رب کی آیات پر	وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ
اور یقیناً آخرت کا عذاب بڑا شدید اور باقی رہنے والا ہے۔	وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ۝۱۲۷

ان آیات میں قرآن حکیم سے غفلت کا دردناک انجام بیان کیا گیا۔ جو بد نصیب قرآن حکیم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات کی پیروی سے غافل ہوتے ہیں وہ دنیا میں چین اور سکون سے محروم رہتے ہیں اور قیامت کے روز انہیں اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ وہ فریاد کریں گے کہ ہمیں اندھا کر کے کیوں اٹھایا گیا۔ دنیا میں جب ہماری موت آئی تھی تو ہم دیکھنے والے تھے۔ جواب دیا جائے گا جس طرح تم دنیا میں قرآن حکیم کے حقوق کے حوالے سے جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے تھے آج تمہیں اسی روش کی وجہ سے اندھا کر کے اٹھایا گیا ہے۔ قرآن سے غفلت برتنے والے حقیقت میں قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس طرح زیادتی کرنے والے برے انجام ہی کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تلاوت اس کے فہم، اس کے احکامات پر عمل، اس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے جدوجہد اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

مشرکین مکہ کے لیے دھمکی

تو کیا اس بات نے انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ہلاک کیا ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو	أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ
--	---

وہ چلتے پھرتے ہیں جن کی بستیوں میں	يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَى ۝۱۳۸
اور اے نبی! اگر نہ ہوتی ایک بات طے کر دی گئی آپ کے رب کی طرف سے	وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ
تو ضرور ہو جاتا (اُن کے ساتھ) چمٹنا (عذاب کا)	لَكَانَ لِزَامًا
اور اگر نہ ہوتی ایک مقررہ مدت۔	وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝۱۳۹

یہ آیات مشرکین مکہ کو جھنجھوڑ رہی ہیں کہ وہ اُن ہلاک شدہ مجرم قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں، جن کی بستیوں سے وہ اپنے تجارتی سفر کے دوران گزرتے رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوموں کو مہلت دینے اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کے لیے موقع فراہم کرنے کا دستور نہ ہوتا تو مشرکین مکہ کو بھی فوری طور پر ہلاکت سے دوچار کر دیا جاتا۔

آیات تا

نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

پس اے نبی! صبر کیجئے اُس پر جو وہ کہہ رہے ہیں	فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
اور تسبیح کیجئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے	وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے	وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
اور رات کی گھڑیوں میں بھی پھر تسبیح کیجئے اُس کی	وَمِنْ أُنَائِیِ الْإِيلِ فَسَبِّحْ

وَأَطْرَافَ النَّهَارِ	اور دن کے اوّل و آخر میں بھی
لَعَلَّكَ تَرْضَى ۱۲۰	تاکہ آپ خوش رہیں۔
وَلَا تَسُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ	آپ ہر گز نہ اٹھائیں اپنی آنکھیں اُس (مال و اسباب) کی طرف جس سے ہم نے فائدہ پہنچایا ہے ان کے مختلف طبقات کو
زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	دنوی زندگی کی رونق کے طور پر
لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ	تاکہ ہم آزمائیں انہیں اس کے ذریعہ
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَ أَبْقَىٰ ۱۲۱	اور آپ کے رب کا عطا کردہ رزق بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔
وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ	حکم دیجئے اپنے گھروالوں کو نماز کا
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا	اور خود بھی قائم رہیے اُس پر
لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا	نہیں سوال کرتے ہم آپ سے رزق کا
نَحْنُ نَرْزُقُكَ	ہم ہی رزق دیتے ہیں آپ کو
وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۱۲۲	اور اچھا انجام پر ہیزگاری کا ہی ہوتا ہے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کے طنز و ایذا رسانی کو برداشت کرنے کی تلقین کی گئی۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے، رات کی گھڑیوں میں اور دن کے اطراف میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے قلبی سکون حاصل کریں۔ بعد ازاں انہی اوقات میں نمازیں فرض کر دی گئیں۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ کافروں کی شان و شوکت اور مال و

اسباب سے متاثر نہ ہوں۔ یہ اُن کے لیے صرف چار دن کی چاندنی ہے۔ جو مادی و روحانی رزق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے وہ بہت بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کے لیے خود بھی نماز پڑھیے اور گھر والوں کو بھی نماز کی تلقین کیجیے۔ نماز آپ ﷺ کے گھر والوں کے زاویہ نظر کو بدل دے گی۔ وہ پاک رزق پر صابر و مطمئن ہو جائیں گے۔ اُس بھلائی کو جو ایمان و تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اُس عیش پر ترجیح دیں گے جو فسق و فجور اور دنیا پرستی سے دنیا داروں نے حاصل کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو کر ساری محنت دنیا کا رزق حاصل کرنے کے لیے لگا دیں۔ لوگوں کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ دنیا میں وہ ہر ایک کو رزق دے رہا ہے۔ البتہ آخرت کی نعمتیں صرف متقیوں کے لیے ہیں۔

آیات تا

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن حکیم ہے

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ	اور کافر کہتے ہیں کہ وہ (نبی) کیوں نہیں لے آتے ہمارے پاس کوئی معجزہ اپنے رب کے پاس سے؟
أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةٌ مَّا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝۳۲	کیا انہیں آگیا اُن کافروں کے پاس واضح بیان اُن تعلیمات کا جو پہلی کتابوں میں تھی۔
وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ	اور اگر ہم ہلاک کر دیتے انہیں کسی عذاب سے اس سے پہلے
لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا	تو ضرور کہتے اے ہمارے رب! کیوں نہیں بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی رسول
فَتَنَّبِعَ آيَتِكَ	سو ہم پیروی کرتے تیری آیات کی
مِّن قَبْلِ أَنْ نُنْذِلَ وَنُخْزِي ۝۳۳	اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے

قُلْ كُلُّ مُتَرَبِّصٍ	اے نبی! فرمائیے سب انتظار کرنے والے ہیں
فَتَرَبَّصُوا	تو تم بھی انتظار کرو
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ	پس عنقریب تم جان لو گے کہ کون ہیں سیدھی راہ والے
وَمَنْ اهْتَدَىٰ	اور کس نے ہدایت پائی۔

مشرکین مکہ اعتراض کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ پر اُن کی فرمائش کے مطابق معجزہ نازل کیوں نہ ہوا؟ جواب دیا گیا کہ کیا یہ قرآن معجزہ نہیں ہے جس کی تلاوت ان مشرکین کے سامنے کی جا رہی ہے اور وہ اس جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ کیا یہ معجزہ نہیں ہے کہ اُن کے سامنے ایسی کتاب پیش کی جا رہی ہے جس میں تمام سابقہ آسمانی کتابوں کے مضامین اور تعلیمات کا عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔ انسان کی ہدایت کے لیے اُن کتابوں میں جو کچھ تھا، وہ سب نہ صرف یہ کہ اس میں جمع کر دیا گیا ہے، بلکہ اُسے ایسا کھول کر واضح کیا گیا ہے کہ عام بدو تک اُس کو سمجھ کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مشرکین کو قرآن حکیم کے نزول سے پہلے ہی نافرمانیوں کی سزا دے دیتا تو وہ شکوہ کرتے کہ اے اللہ! تو نے کیوں نہ ہماری طرف رسول بھیجا اور کتاب نازل کی تاکہ ہم سزا سے بچ جاتے۔ اب جبکہ رسول ﷺ آچکے ہیں اور کتاب نازل ہو چکی ہے تو پھر بھی وہ ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے وہ انتظار کر لیں، عنقریب ظاہر ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے۔
